765

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 30-مارچ 2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا)

پنجاب پنشن فنڈ برائے سال 09-2008 کے بارے میں سالانہ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ برائے سال 09-2008 کے بارے میں سالانہ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2011 (مسودہ قانون نمبر 28 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون رنگ روڈ اتھارٹی 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 (مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد 2011 (مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم)(رجسٹریشن و کنٹرول)سماجی بہبود کی رضا کار تنظیمیں 2011

(مسودہ قانون نمبر 27 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم)(رجسٹریشن و کنٹرول)سماجی بہبود کی رضا کار تنظیمیں 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

766

مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف 2011 (مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف و اشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف 2011 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد 2011 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف و اشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد 2011 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم 2011 (مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم 2011 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم)بچوں کی ملازمت 2011(مسودہ قانون نمبر4بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)بچوں کی ملازمت 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)بچوں کی ملازمت 2011 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم)(خدمات کا ریکارڈ)ملازمت2011(مسودہ قانون نمبر5بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(خدمات کا ریکارڈ)ملازمت 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(خدمات کا ریکارڈ)ملازمت 2011 منظور کیا جائے۔

767

6۔ مسودہ قانون(ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب2011

(مسودہ قانون نمبر7بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

7۔ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید 2011(مسودہ قانون نمبر6بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید2011،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور اور اوقاف نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید2011منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے2010(مسودہ قانون نمبر24بابت2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے2010،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے2010منظور کیا جائے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تیئیسواں اجلاس

بدھ، 30-مارچ 2011

(یوم الاربعاء، 24-ربیع الثانی 1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت
جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ
فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ
الْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا
سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾

سُوۡرَةُ إبراهيم آيات32 تا34

اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں۔ اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا(32) اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا(33) اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا۔ اور اگر اللہ کے احسان گننے لگو تو شمار

نہ کر سکو۔(مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے)کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے
(34)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

پلکوں پہ ستارے سے چمکتے رہے تادیر
لب اُن ﷺ کی ثناء کر کے مہکتے رہے تادیر
جب ذکر کسی نے بھی کیا اُن ﷺ کی گلی کا
آنکھوں سے مری اشک ٹپکتے رہے تادیر
جاتا ہوا دیکھا جو مدینے کوئی زائر
ہم شوق حضوری ﷺ میں سسکتے رہے تادیر
کچھ دیر سجائی تھی ترے ذِکر کی محفل
پھر گھر کے دَر و بام چمکتے رہے تادیر
سرورؔ جنہیں مدحت کے لئے میں نے چُنا تھا
وہ حرف مجھے پیار سے تکتے رہے تادیر

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پاکستانی ٹیم کی کامیابی کے لئے دعا کرا دیں۔

جناب سپیکر: پہلے میری بات سُن لیں۔

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! ہماری ٹیم کی کامیابی کے لئے House میں دعا کرا دیں۔

جناب سپیکر: مجھے بات کرنے دیں۔ پلیز! کیا کرتے ہیں؟

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! دعا تو پہلے بھی ہو سکتی ہے، آپ کامیابی کے لئے دعا کرا دیں۔

جناب سپیکر: جی، اللہ انہیں خوش رکھے اور اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی دے، بڑی مہربانی۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! ہم بھی چاہتے ہیں کہ آپ ٹیم کی کامیابی کے لئے دعا کرا دیں۔

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی ملے گی۔

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! آپ قاری صاحب سے کہیں کہ وہ House میں دعا کرا دیں۔

جناب سپیکر: آپ خود ہی دعا کر دیں، بس ٹھیک ہے۔ بات کرنے کا کوئی طریق کار ہوتا ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No, please, no point of orders during this Question Hour.

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! سب سے کہیں کہ پاکستانی ٹیم کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

جناب سپیکر: جی، سب کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پاکستانی ٹیم کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آپ بھی پڑھ دیں۔ بس ٹھیک ہے۔ جی، مہربانی!

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا نے پاکستانی ٹیم
کی کامیابی کے لئے دعا کرائی)

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، آرڈر پلیز! اب رانا محمد اقبال خان کا سوال ہے۔ سوال نمبر بولئے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2835 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بھیک مانگنے والے بچوں و دیگر افراد کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2835: رانا محمد اقبال خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے جرائم پیشہ افراد کی ملی بھگت سے بھیک مانگتے بچوں کی حوصلہ شکنی اور انہیں اچھے شہری بنانے اور تعلیم و تربیت کے لئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا ادارہ قائم کیا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ادارے کے قیام اور حکومت کی جانب سے اسے فنڈز کی وافر فراہمی کے باوجود وہ معصوم بچے جن کے ہاتھ میں بستے اور قلم دوات ہونی چاہئے وہ سڑکوں پر کثیر تعداد میں نظر آتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان بچوں کو بھیک مانگنے پر مامور کرنے والے اور ایسے پیشہ ور عناصر جو اپنے ہی معصوم بچوں کو بھیک مانگنے پر مجبور کرتے ہیں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو عدم توجہی اور بے سہارا بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ ایکٹ PDNC 2004 کے تحت قائم ہوا ہے۔بیورو بھکاری بچوں کی فلاح و بہبود کے علاوہ ان بچوں کی بہتری اور تعلیم و تربیت کے لئے کام کر رہا ہے جو کسی وجہ سے عدم توجہی کا شکار یا بے سہارا ہیں۔

(ب) ادارہ اپنی مقدور بھر کوشش کر رہا ہے کہ بچوں کو تحفظ دے۔بیورو کی کوششوں سے بچوں کے بھیک مانگنے میں بہت کمی آئی ہے۔چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب میں اب بھی850 بچے تعلیم و تربیت اور رہائش کی سہولتوں سے استفادہ کر رہے ہیں۔اپنے قیام فروری2005 سے لے کر اب تک12853 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لے چکا ہے۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو PDNC 2004 کے تحت ایسے افراد کے خلاف کارروائی کرتا ہے جو بچوں کو جرائم میں ملوث کرتے ہیں۔اب تک چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو ایسے43 افراد کے خلاف مقدمات درج کروا چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں یہ کہا گیا ہے کہ "چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو PDNC 2004 کے تحت ایسے افراد کے خلاف کارروائی کرتا ہے۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پچھلے چھ سالوں کے اندر43 افراد کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔وزیر قانون اس بات کی وضاحت فرمادیں کہ اس کارروائی کے تحت جس کا جواب انہوں نے اٹھارہ مہینے پہلے دیا تھا کتنے افراد کو سزا ہوئی ہے، کتنے افراد کے مقدمات ابھی تک under trial ہیں، کتنے افراد سزا پوری کر کے جیل سے باہر آ گئے ہیں اور کتنے افراد اس وقت بھی سزا پوری کرنے کے لئے جیل کے اندر ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سوال کا جز(ج) کچھ اس طرح سے تھا کہ کیا حکومت ان بچوں کو بھیک مانگنے پر مامور کرنے والے اور ایسے پیشہ ور عناصر جو اپنے ہی معصوم بچوں کو بھیک مانگنے پر مجبور کرتے ہیں ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

اس کے جواب میں نہ صرف یہ بتایا گیا ہے کہ "کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے بلکہ 43 افراد کے خلاف مقدمات بھی درج کروائے گئے ہیں۔" جہاں تک ان مقدمات کی تفصیلات کے متعلق موصوف نے پوچھا

ہے کہ وہ اس وقت کس stage پر ہیں under trial ہیں یا ان کو سزا ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق محکمہ سے information لے کر ان کو پہنچا دوں گا۔ ویسے اس سوال میں یہ بات نہیں پوچھی گئی تھی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! یہ ایک اہم سوال ہے، جو میں جاننا چاہتا تھا اس کا جواب ہی نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: آپ نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے اور جو تفصیل آپ پوچھ رہے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ وہ میرے پاس نہیں ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! اس سوال کا جواب 10۔ ستمبر 2009 کو آیا تھا جس کو 18 ماہ گزر گئے ہیں۔ سوال کے جز (الف) کا جو جواب ہے انہوں نے اس کے اندر ایک بات تسلیم کی ہے کہ "محکمہ فلاح و بہبود کے علاوہ ان بچوں کی بہتری اور تعلیم و تربیت کے لئے کام کر رہا ہے جو کسی وجہ سے عدم توجہی کا شکار یا بے سہارا ہیں۔ ان کے لئے جو ادارہ بنایا گیا ہے اس ادارے کے اندر جو بھی افراد انہوں نے داخل کئے ہیں اور جو اس میں declare guilty ہوئے ہیں محکمے نے عدالتوں میں جو cases بھیجے ہیں وہ 43 ہیں۔ پوچھا تو یہ گیا ہے کہ "18 ماہ پہلے جن لوگوں کے خلاف انہوں نے عدالتوں میں کارروائی کی تھی کیا محکمہ یہ سمجھتا ہے کہ ان کو عدالتوں میں بھیجنے کے بعد محکمے کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔"

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جن 43 افراد کے مقدمات کو آج سے 18 ماہ پہلے عدالتوں میں بھیجا گیا ان کی اس وقت کیا صورتحال ہے؟ ہزاروں دفعہ اس House کے اندر اس بات پر معزز سپیکر کی رولنگ آئی ہے کہ جس سوال پر بحث ہو گی اس کی تازہ ترین پوزیشن House میں دی جائے گی۔ میں ایک دفعہ پھر توجہ دلاتا ہوں کہ ہزاروں دفعہ معزز سپیکر نے اس بات پر rulings دی ہیں کہ جو سوال زیر بحث ہو گا اس کی تازہ ترین صورتحال پیش کی جائے گی۔ یہ 18 ماہ پہلے کا جواب ہے کہ 43 کیسز بھیجے گئے ہیں۔ آج 18 ماہ کے بعد ان 43 کیسز کی کیا پوزیشن ہے؟ معزز وزیر قانون کو آج کی latest صورتحال بتانی چاہئے تھی کیونکہ اس سلسلے میں House کی rulings موجود ہیں۔ اب یہ بتائیں کہ 18 ماہ کے بعد ان 43 افراد کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں ایسا ہے کہ جو سوال کیا جاتا ہے وہ جس تاریخ کو محکمے کو موصول ہوتا ہے اس کے مطابق اور وقت مقررہ میں اس کا جواب بھیجنا ہوتا ہے۔ اس میں جو آج ایف آئی آر کی تعداد ہے وہ 50 ہے یعنی جس وقت جواب دیا گیا تو ان کی تعداد 43 تھی۔ اس میں سے 46 کیسز decide ہو چکے ہیں، چار کیسز عدالت میں pending ہیں۔ اب اگر یہ اس کی بھی تفصیل چاہتے ہیں کہ جو کیسز decide ہوئے ہیں ان میں کیا کیا سزا ہوئی ہے جو pending ہیں وہ کس stage پر ہیں evidence ہو گئی ہے۔ بحث پر ہیں یا فیصلے پر ہیں تو اس کی تفصیل بھی میں ان کو فراہم کر دوں گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہاں پر آپ کی rulings موجود ہیں کہ جو سوال جس دن زیر بحث ہو گا اس دن تک اس سوال کی تازہ ترین صورتحال House کے اندر دی جائے گی۔ میرا تو سوال صرف اتنا ہے کہ آج سے 18 ماہ پہلے جو جواب House کے اندر محکمے نے دیا تھا اس کے مطابق 43 کیسز کی آج کیا پوزیشن ہے؟ صورتحال یہ ہے کہ اس وقت آئی جی پنجاب یہاں موجود ہیں جبکہ داخلہ جیسے اہم issue پر بات ہو رہی ہے اور نہ ہی چیف سیکرٹری پنجاب یہاں پر موجود ہیں۔ یہی دلچسپی اگر رہی، ابھی میں کل کی بات کرتا ہوں کہ House کے اندر ایک بھی وزیر یہاں پر موجود نہیں تھا اور سوالوں کی حالت یہ ہے کہ باقی وزیروں کا رونا تو آپ روئیں وہ تو بنتا ہے لیکن وزیر قانون۔۔۔

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر انہوں نے ضمنی سوال کی آڑ میں تقریر فرمانی ہے اور ان کی حالت یہ ہے کہ ان کو یہ بھی نہیں پتا۔۔۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اب ان کو جواب دینے دیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! مجھے latest صورتحال بتائیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے تازہ ترین صورتحال بتا دی ہے، آپ نے سنی نہیں۔

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر ضمنی سوال کی آڑ میں انہوں نے تقریر فرمانی ہے تو پھر کم از کم اپنی یادداشت کو درست کریں۔ یہ جو وزیروں کی غیر حاضری کا معاملہ ہے یہ کل کا نہیں ہے بلکہ پرسوں کا ہے، ان کو اب کل کا مغالطہ لگ رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پرسوں میں اور کامران مائیکل صاحب، جب ہمارے مسیحی بھائیوں کا مسئلہ یہاں پر اٹھایا گیا تھا، ہم اسمبلی کے اندر کمیٹی روم میں ان کے ساتھ مصروف تھے اور آپ کے حکم کے مطابق ان سے بات چیت کر

رہے تھے۔اب یہ کہہ رہے ہیں کہ تازہ ترین صورتحال بتائیں؟ میں ان کو بتا رہا ہوں کہ تازہ ترین پوزیشن یہ ہے کہ 43 کا number اب 50 ہے اور ان میں سے 46 کیسز decide ہو چکے ہیں اور چار pending ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سیمل کامران!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جز(ب) میں محکمے نے جواب دیا ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب میں اب بھی 850 بچے تعلیم و تربیت اور رہائش کی سہولتوں سے استفادہ کر رہے ہیں۔ میں معزز وزیر قانون صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہاں پر capacity کتنی ہے اور کیا یہ بچے capacity کے مطابق وہاں پر رہ رہے ہیں؟ سڑکوں پر جو بچے بھیک مانگتے نظر آتے ہیں ان کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اگر یہاں پر رہائش اور تربیت کی capacity کم ہے تو کیا گورنمنٹ اس capacity کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! already capacity اس سے زیادہ ہے اور پھر حکومت نے وہاں پر بچوں کے لئے جو standard maintain کیا ہے کہ ان کو گھر جیسا ماحول دیا جائے۔ اگر بچوں کی تعداد زیادہ ہو تو حکومت capacity میں اضافہ کر لیتی ہے اور مزید بھی اگر ضرورت ہوئی تو اضافہ کرنے کے لئے بھی تیار ہے، جو بچے عدم توجہی کی بنیاد پر وہاں پر لے جائے جاتے ہیں بعد میں ان کے ورثاء یا ان کے والدین ان کو آ کر لے بھی جاتے ہیں۔ جتنے بچے وہاں پر اس وقت رہ رہے ہیں ان کو معیاری سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بھیک مانگتی عورتوں نے جو دودھ پیتے بچے اٹھائے ہوتے ہیں وہ روتے ہیں، ملتے ہیں اور نہ ہی ہلتے جلتے ہیں۔ کیا کبھی اس بات پر اس بیورو نے یا کسی ذمہ داران نے توجہ دی ہے کہ ان کو intoxicate کر کے لایا جاتا ہے یا وہ موم کے بنے ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: سوال کی مجھے ہی سمجھ نہیں آئی، میں آگے کیا پوچھوں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں دوبارہ دہرا دیتا ہوں۔ چوراہوں میں بھیک مانگتی عورتوں نے جو دودھ پیتے بچے اٹھائے ہوتے ہیں وہ ہلتے جلتے اور روتے بھی نہیں ہیں، بے ہوش کر کے لائے جاتے ہیں۔ کیا ذمہ داران نے اس پر بھی کبھی توجہ دی ہے کہ ان بچوں کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب! کچھ نہ کچھ تو ان کو بتائیں۔

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو نکتہ اٹھایا ہے وہ کافی قابل غور ہے تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ محکمہ اس مسئلے پر پوری توجہ دے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب والا! اس پر میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اس پر کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں، اب اگلا سوال۔

ڈاکٹر آمنہ بٹر: جناب والا! میرا ایک انتہائی اہم ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ اگلا سوال ملک اختر حسین نول!

ڈاکٹر آمنہ بٹر: جناب والا! انتہائی اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ بھی اپنے سوال کے لئے محنت کریں۔

ڈاکٹر آمنہ بٹر: جناب والا! میں نے بھی محنت کی ہے اس لئے میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ ---

جناب سپیکر: جب آپ کا سوال آئے گا تو پھر پوچھیں۔

ملک اختر حسین نول: جناب سپیکر! سوال نمبر 2932 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔176 قصور میں قائم تھانوں میں تعینات سٹاف اور درج مقدمات سے متعلقہ تفصیل

*2932: ملک اختر حسین نول: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔176 قصور میں کل کتنے تھانے اور چوکیاں ہیں، ہر تھانے اور چوکی میں گریڈ وار پولیس ملازمین کی کیا تعداد ہے؟

(ب) مذکورہ تھانوں اور چوکیوں میں سال 2007 سے اب تک ڈکیتی، چوری، راہزنی، اغواء اور قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے، علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) چوری ڈکیتی اور راہزنی میں کتنی ریکوری ہوئی اور کتنے مدعیان کی دادرسی ہوئی؟

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) حلقہ پی پی-176 قصور میں دو تھانے ہیں تھانہ رائیونڈ صدر تھانہ راجہ جنگ اور 6 چوکیاں ہیں جن میں تعینات پولیس ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام تھانہ / چوکی	انسپکٹر	سب انسپکٹر	ASI	ہیڈ کانسٹیبل	کانسٹیبل
تھانہ رائیونڈ صدر	1	1	4	1	23
چوکی کوٹ رادھا کشن	-	1	1	1	13
چوکی فیکٹری ایریا	-	1	1	1	5
چوکی بائی پاس	-	-	1	-	6
چوکی بھچر	-	-	1	1	4
چوکی بستی لال شاہ	-	-	1	-	5
چوکی بھمبہ	-	-	1	-	4
تھانہ راجہ جنگ	1	2	4	2	29
کل	2	5	14	6	89

(ب) مقدمات سال 2007 سے اب تک تھانہ رائیونڈ صدر اور راجہ جنگ ڈکیتی، چوری، راہزنی، اغواء اور قتل کے درج مقدمات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چوری ڈکیتی اور راہزنی میں کل -/5,661,900 روپے کی ریکوری ہوئی اور 129 مدعیان کی دادرسی ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟ آرڈر پلیز۔ معزز ممبر کی بات سننے دیں۔

ملک اختر حسین نول: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہے کہ "پی پی-176 میں تھانہ صدر رائیونڈ، تھانہ راجہ جنگ اور ساتھ چھ چوکیاں ہیں" حالانکہ پی پی-176 میں دو نہیں بلکہ صرف ایک تھانہ کوٹ رادھا کشن ہے۔ پہلے اس کا نام تھانہ رائیونڈ صدر تھا لیکن اب اس کا نام تھانہ کوٹ رادھا کشن ہے۔ تھانہ راجہ جنگ پی پی-176 میں نہیں ہے لہذا یہ جواب غلط ہے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ کس کا جواب غلط ہے؟

ملک اختر حسین نول: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ پی پی-176 دو تھانوں پر مشتمل ہے جبکہ پی پی-176 صرف ایک تھانے پر مشتمل ہے لہذا انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: مجھے سمجھ آ رہی ہے، آپ اس بات کو چھوڑیں، اب ضمنی سوال کریں۔

ملک اختر حسین نول: جناب سپیکر! چوری ڈکیتی اور راہزنی میں تقریباً 56 لاکھ 61 ہزار روپے کی recovery ہوئی ہے۔ میری اطلاع کے مطابق تقریباً 80 کروڑ روپے کی recovery ہونی تھی جس کا یہ 6. فیصد بنتی ہے جو کہ پولیس کی نااہلی کا ثبوت ہے لہذا وزیر صاحب بتائیں کہ حکومت پولیس کی بہتری کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک معزز ممبر نے یہ بتایا کہ ان کا حلقہ پی پی-176 صرف ایک تھانہ رائیونڈ صدر پر مشتمل ہے اور تھانہ راجہ جنگ ان کے حلقے میں نہیں ہے۔ میں اسے check کروا لیتا ہوں، ہو سکتا ہے کہ اس کا تھوڑا بہت علاقہ اس حلقے میں نہ آتا ہو۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر کی information زیادہ reliable اور درست ہے چونکہ انہوں نے وہاں سے الیکشن لڑا ہے اور وہاں پر رہ رہے ہیں۔ جو انہوں نے recovery کی بات کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ بات admit کرنے میں کوئی عار نہیں کہ ہماری پولیس کا اب تک recovery کا طریق کار جسے عرف عام میں چھترول کہتے ہیں کہ ملزموں کو پکڑ کر مارا جائے پھر ان سے چیزیں برآمد کی جائیں، جو عصر حاضر کے تقاضوں سے قطعی طور پر مطابقت نہیں رکھتا اور پولیس کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ جسمانی تشدد کے ذریعے اپنے کیسوں میں recovery بڑھائیں یا اس قسم کے حربے بروئے کار لائیں۔

جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ میڈیا میں ایک بڑی hype create ہوئی تھی اور اس کے بعد وہ پولیس افسران جنہوں نے جسمانی تشدد کو اپنی انوسٹی گیشن کا ذریعہ بنایا ان کے خلاف مقدمات درج کئے گئے بلکہ ایک دو جگہ پر تو ان کے خلاف 7ATA کا بھی اطلاق کیا گیا تا کہ deterrence پھیلے اور لوگ اس معاملے سے باز آئیں، اب اس میں جو جدید techniques ہیں جنہیں بروئے کار لا کر اچھے results حاصل کئے جا سکتے ہیں ان کے مطابق موجودہ حکومت نے فنڈز مختص کئے ہیں اور اگلے مالی سال میں بھی اس کے لئے خطیر رقم رکھی جا رہی ہے تا کہ پولیس کو جدید techniques سے equipped کیا جائے تو اس سے recovery ratio میں بہتری ہونے کا امکان ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب ضمنی سوال پر ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ "مذکورہ تھانوں اور چوکیوں میں 2007 سے اب تک ڈکیتی، چوری، راہزنی، اغواء اور قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے۔" اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "مقدمات سال 2007 سے اب تک تھانہ رائیونڈ میں ڈکیتی وغیرہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔" اس کے دو حصے ہیں پہلا حصہ یہ ہے کہ کتنے مقدمات یعنی تعداد بتائی جائے چونکہ تعداد تو چار یا پانچ الفاظ کی ہوتی ہے لہذا وہ بتا دی جائے۔ اگرچہ ایوان کی میز پر بھی تفصیل رکھی گئی ہے لیکن جناب لاء منسٹر کی زبان سے سننا ہمارے لئے بہتر ہوگا۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ کا بہت شکریہ۔ ذرا بات غور سے سنئے۔

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم چودھری صاحب نے جو فرمایا ہے میں تفصیل کا ایک portion پڑھ دیتا ہوں اور یقیناً چودھری صاحب کے ذہن میں یہ بات آ جائے گی کہ سال 2007 میں تھانہ رائیونڈ صدر میں ڈکیتی کے چھ کیس رپورٹ ہوئے ہیں، پانچ چالان ہوئے ہیں اور ایک کیس خارج ہوا ہے۔ ان میں تقریباً سات لاکھ 50 ہزار روپے کا مسروقہ سامان بنتا ہے، اس میں چھ لاکھ پچپن ہزار کی برآمدگی ہوئی ہے۔ اسی طرح چوری کے 45 کیس ہیں، راہزنی کے 10، اغواء کے 9 کیس ہیں اور قتل کے 11 کیس ہیں۔ اس طرح سے یہ مکمل تفصیل دی گئی ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی تفصیل دی گئی ہے کہ ان میں چالان کتنے ہوئے، خارج کتنے ہوئے، عدم پتا کتنے ہیں اور زیر تفتیش کتنے مقدمات ہیں۔ اس تفصیل سے زیادہ بہتر طور پر معزز ممبران اور House کو آگاہی ہو سکتی ہے اس لئے یہ pattern رکھا گیا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! ایوان کی میز پر جو تفصیل رکھی گئی ہے اس میں خاصا ابہام ہے۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے لاء منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ان میں اتنی recovery ہو چکی ہے اور انہوں نے دوسری چیزوں کے بارے میں بھی بتایا ہے لیکن جب کوئی figures پوچھے جاتے ہیں اگر اس وقت figures آ جائیں تو اس سے سیکرٹریٹ اور منسٹری کی

working crystal clear ہو کر سامنے آ جاتی ہے لہذا میری استدعا ہے کہ آئندہ یہ کر لیا جائے- بہر حال ہم اسے پڑھ لیتے ہیں- شکریہ

جناب سپیکر: چلیں، آئندہ کے لئے ٹھیک ہے- جی، محترمہ! آپ ضمنی سوال کر لیں-

محترمہ فوزیہ بہرام: میرا نام فوزیہ بہرام ہے- صرف ایم پی اے میرا نام نہیں ہے، یہ عارضی عہدہ ہے- میرا نام فوزیہ بہرام ہے-

جناب سپیکر: میں نے ایم پی اے تو نہیں کہا، میں نے تو محترمہ کہا ہے-

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! اچھا، ٹھیک ہے- میں یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ اس وقت ہمارے رانا صاحب اور پوری اسمبلی گریجویٹ ہے- رانا صاحب نے ابھی دو منٹ پہلے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ چھترول- چھترول کا لفظ پنجابی کا ہے ہم اس اسمبلی کو اردو میں چلاتے ہیں وہ جسمانی تشدد بول سکتے تھے یہ لفظ awkward لگتا ہے-

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں-

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ اپنا لہجہ، اپنا تلفظ، اپنی عزت کے مطابق تصحیح کر کے آئیں-

جناب سپیکر: آپ نے ان کی پوری بات ہی نہیں سنی- جی، نول صاحب!

ملک اختر حسین نول: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ سفینہ صائمہ کھر: جناب سپیکر! آج میچ کے لئے پورے پاکستان میں 12 بجے چھٹی ہے لہذا آپ بھی کریں-

جناب سپیکر: ابھی نہیں، وقفہ سوالات ختم ہونے دیں- That is not binding جی، نول صاحب!

ملک اختر حسین نول: جناب سپیکر! چونکہ پہلے تھانہ کوٹ رادھا کشن کا نام رائیونڈ صدر تھا اور اب اس کا نام تھانہ کوٹ رادھا کشن ہو گیا ہے- یہ گیارہ یونین کونسلوں پر مشتمل ہے اور یہ ضلع قصور کا سب سے بڑا تھانہ ہے کیا حکومت اس تھانے کی نفری بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! بتادیں کہ اس تھانے کی نفری بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سوال میں تو یہ نہیں پوچھا گیا لیکن میں محکمے سے معلوم کر کے بتاؤں گا کہ کیا اس کے crime rate کے مطابق وہاں نفری بڑھانے کا ارادہ ہے تو میں معزز ممبر کو آگاہ کر دوں گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 3100 ہے میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے معزز ممبر محترمہ عائشہ جاوید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایلیٹ پولیس سکول بیدیاں روڈ لاہور کا قیام و دیگر تفصیلات

*3100: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایلیٹ پولیس سکول بیدیاں روڈ لاہور کا قیام کب عمل میں آیا اور اس کے بنانے کے مقاصد کیا تھے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ سکول نے آج تک کیا کیا ٹارگٹ achieve کئے ان سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) سکول کے قیام سے اب تک یہاں پر کتنے پولیس اہلکاران کو ٹریننگ دی گئی؟

(د) آج تک مذکورہ سکول میں کتنے انسپکٹرز، ڈی ایس پی اور ایس پی حضرات کو ٹریننگ دی گئی؟

(ہ) مذکورہ سکول کا کتنا رقبہ ہے اور اس میں سے کتنا زیر کاشت ہے اور اس سے کتنی سالانہ آمدنی حاصل ہوتی ہے 08-2007 کی آمدنی سے آگاہ کریں؟

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان):

(الف) ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول کا قیام نومبر 1997 کو عمل میں آیا اس کے بنانے کے مقاصد درجہ ذیل ہیں۔

پنجاب میں بڑھتے خطرناک جرائم، اغواء برائے تاوان، ہائی جیکنگ، مذہبی دہشت گردی، ڈکیتی، راہزنی، تخریب کاری، بم بلاسٹنگ وغیرہ کی وجہ سے لوگوں میں عدم تحفظ کا شکار ہونے لگا جس کو روکنے کے لئے اور صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، گورنر، وزیر اعلیٰ اور

غیر ملکی سر براہان حکومت، کے صوبہ پنجاب کے دوروں کے دوران ان کی سکیورٹی کو یقینی بنانے کے لئے ایلیٹ پولیس فورس کا قیام عمل میں لایا گیا جو ہر قسم کی دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہو۔

(ب)

(1) ایلیٹ پولیس سکول نے پنجاب پولیس کے 7093 جوانوں کو بیسک ایلیٹ کورس کوالیفائیڈ کروایا۔

(2) ایلیٹ پولیس فورس کے جوانوں کو ایڈوانس انسٹرکٹر کورس کروایا تاکہ وہ سکول ہذا اور دیگر پولیس ٹریننگ سکولوں میں بہتر طور پر تربیت دے سکیں۔

(3) کلاک پسٹل کے بارے میں کورس چلایا گیا۔

(4) پنجاب اسمبلی سکیورٹی سٹاف کو ٹریننڈ کیا تاکہ وہ بہتر طور پر اپنے فرائض سرانجام دے سکیں۔

(5) ماسٹر ٹرینرز کورس چلایا گیا تاکہ وہ سول سکیورٹی گارڈ کو ٹریننگ دے سکیں۔

(6) محکمہ جیل خانہ جات کے سٹاف کو ٹرینڈ کیا گیا۔

(7) ریسکیو 1122 کے جوانوں کو ٹرینڈ کیا گیا۔

(8) باڈی گارڈ کورس چلایا گیا تاکہ وہ VVIP کی بہتر پروٹیکشن کر سکیں۔

(9) پنجاب پولیس کے ہیڈ کانسٹیبل اور ASI کے پروموشن کورس چلائے گئے۔

(10) پنجاب پولیس کے probationers انسپکٹر، SI، ASI کورس چلائے گئے۔

(11) پنجاب پولیس کے گزیٹڈ آفیسران اور اپر سبارڈینٹس کے کورس چلائے گئے۔

(12) پنجاب پولیس کے ریکروٹس کے لئے orientation کورسز چلائے گئے۔

(13) زیر تربیت ASPs کے لئے combat orientation کورسز چلائے گئے۔

(14) ایلیٹ فورس کے جوانوں کے refresher کورسز چلائے گئے۔

(15) پنجاب ہائی وے پٹرولنگ پوسٹ کے جوانوں کو تربیت دی گئی۔

(16) ٹریفک وارڈن کورس چلائے گئے۔

(17) DMG probationers کو ٹریننگ دی گئی۔

(18) CPO آفس کی سکیورٹی کے لئے پنجاب پولیس کے جوانوں کو ٹرینڈ کیا گیا۔

(19) پنجاب پولیس سکیورٹی ڈویژن کے جوانوں کو ٹریننگ دی گئی۔

(20) پرائیویٹ سکیورٹی کمپنی کے گارڈز کو ٹریننگ دی گئی۔

(21) VVIP کی پروٹیکشن پر مامور جوانوں کو فائرنگ پریکٹس کروائی گئی۔

(22) Combat Orientation Course برائے SSPs

(23) ہتھیاروں کا استعمال اور مارشل آرٹس orientation کورسز چلائے گئے۔

(24) پاکستان رینجرز، ریلوے پولیس، FC سرحد اور FC بلوچستان کے جوانوں کو تربیت دی گئی۔

(ج) 21280 پولیس افسران اور جوانوں کو ٹریننگ دی گئی۔

(د)

ایس ایس پی	06
اے ایس پی	220
انسپکٹر	300

(ہ) ایلیٹ فورس ٹریننگ سکول کا کل رقبہ 201 ایکڑ پر مشتمل تھا جو کہ بحوالہ آرڈر نمبری B-II/90-1689 مورخہ 07-07-07 مجاریہ آئی جی صاحب 70 ایکڑ اراضی پنجاب کانسٹیبلری، ٹریفک پولیس، ہائی وے پٹرولنگ، سپورٹس کمپلکس، فرانزک سائنس لیبارٹری اور ہاؤسنگ نگ کالونی کو الاٹ ہو چکا ہے۔ بقیہ رقبہ 130 ایکڑ ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول کی ملکیت ہے جس پر سٹوڈنٹ ہاسٹل، ٹریننگ شیڈ، فائرنگ رینج، CQB ایڈمن سٹاف ہاسٹل، آفیسر کالونی و ٹیکٹس ایریا پر مشتمل ہے بقیہ 25 ایکڑ رقبہ زیر کاشت ہے۔

سال وار آمدنی کی تفصیل

سال	آمدن
2007	341,711/- روپے
2008	342,360/- روپے

تمام رقم خزانہ سرکار میں داخل ہو چکی ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کیا کرتے ہیں؟ وہ پہلے on her behalf کہہ چکے ہیں۔ جی، شیر علی صاحب!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے جز(ب) نمبر 3 پر لکھا گیا ہے کہ "کلاک پسٹل کے بارے میں کورس چلایا گیا" تو وزیر قانون صاحب فرما دیں کہ کلاک پسٹل کورس کیا ہوتا ہے؟ اسی طرح نمبر 13 پر لکھا ہوا ہے کہ "ASSP کے لئے Combat Orientation Courses چلائے گئے" تو یہ ASSP کون ہوتے ہیں؟

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پولیس میں جن لوگوں کو براہ راست کمیشن دیا جاتا ہے ان کو ASP کے عہدے سے محکمہ پولیس میں induct کیا جاتا ہے۔ یہ مختلف قسم کے چوبیس کورسز ہیں۔ مختلف افسران کی capacity کو بڑھانے کے لئے یہ courses ایلیٹ فورس ٹریننگ سکول میں کرائے جاتے ہیں۔ ان courses میں باڈی گارڈ کورس اور مختلف weapons کو چلانے کے لئے courses کرائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: شیر علی خان صاحب نے دو سوال پوچھے ہیں ایک تو انہوں نے کلاک پسٹل کے course کے بارے میں پوچھا ہے، دوسرا یہاں جواب میں ASSP لکھا گیا ہے تو انہوں نے پوچھا ہے کہ کیا یہ ASP ہے یا پھر ASSP ہے؟

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ ASP ہے جو لوگ سی ایس ایس کا امتحان پاس کرنے کے بعد آتے ہیں تو ان کو ASP لگایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جواب میں ASSP لکھا ہوا ہے اس لئے غلط فہمی ہو رہی ہے۔

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جز (د) میں تعداد دی ہوئی ہے جس کے مطابق ٹریننگ لینے والے SSP کی تعداد 6، ASP کی تعداد 220 اور انسپکٹروں کی تعداد 300 ہے۔ اسی طرح جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ 21820 پولیس افسران اور جوانوں کو ٹریننگ دی گئی ہے۔ اس کی جو bifurcation دی گئی ہے اس سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ clerical mistake ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میرے پہلے ضمنی سوال کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ میں نے کلاک پسٹل کے بارے میں پوچھا تھا۔ وزیر قانون صاحب "کلاک پسٹل" کو define کر دیں کیونکہ یہ میں نے پہلی دفعہ پڑھا ہے۔

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ مختلف ہتھیاروں کے نام ہیں۔ جیسے 9۔ ایم ایم پسٹل، 32 بور ریوالور اور کلاشنکوف وغیرہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول بیدیاں کے قیام کے مقاصد بتاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "پنجاب میں بڑھتے ہوئے خطرناک جرائم، اغواء برائے تاوان،

ہائی جیکنگ، مذہبی دہشت گردی، ڈکیتی، راہزنی، تخریب کاری، بم بلاسٹنگ وغیرہ کی وجہ سے لوگ عدم تحفظ کا شکار ہونے لگے ہیں۔اس force سے جو لوگ facilitate ہو رہے ہیں ان میں صدر پاکستان، وزیراعظم پاکستان، گورنر صاحبان، وزیراعلیٰ صاحبان اور غیر ملکی سربراہان حکومت ہیں جو کہ صوبہ پنجاب کے دورے پر آتے ہیں۔ان کی سکیورٹی کو یقینی بنانے کے لئے ایلیٹ فورس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے "تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں پر عوام الناس جو کہ تعداد میں کہیں زیادہ ہیں ان کی سکیورٹی کے لئے کون سی force قائم کی گئی ہے، ان تمام مسائل کی وجہ سے سب سے زیادہ ہمارے عوام الناس suffer کر رہے ہیں تو ان کی سکیورٹی کے لئے کون سی force کام کرتی ہے؟

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایلیٹ فورس دہشت گردی کے واقعات کو combat کرنے اور لوگوں کو rescue دینے کے لئے بنائی گئی ہے۔ایلیٹ فورس کی تعداد تقریباً چھ سات ہزار کے درمیان vary کرتی ہے۔اس فورس کے 99 فیصد جوان alert رہتے ہیں اور دہشت گردی یا heinous offences کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔ان کی بڑی بہتر ٹریننگ ہوتی ہے اس لئے یہ دہشتگردی کے خلاف ہونے والی کارروائیوں میں حصہ لیتے ہیں۔حکومتی شخصیات یا پرائیویٹ لوگ جن کو دہشتگردی کا اندیشہ ہو، جو دہشت گردوں کی ہٹ لسٹ پر ہوں ان کی سکیورٹی ایلیٹ فورس کے ذریعے کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! محترمہ نے عوام الناس کے بارے میں سوال کیا ہے لہذا آپ اس بارے میں تھوڑا سا بتا دیں۔

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ایلیٹ فورس بنیادی طور پر heinous offences اور دہشت گردی کے واقعات کو کنٹرول کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: وہ عوام الناس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب دہشت گردی کے واقعات ہوتے ہیں تو ان واقعات کو rescue کرنے کے لئے ایلیٹ فورس پہنچتی ہے۔یہ فورس دہشت گردوں کو گرفتار کرتی ہے اور دہشت گردوں کے خلاف operation کرتی ہے۔رحیم یار خان کے علاقے میں اغواء برائے تاوان کا ایک سلسلہ چل رہا تھا۔سندھ اور پنجاب کے borders پر ایسی وارداتیں ہو رہی تھیں تو وہاں پر ایلیٹ فورس نے operation میں حصہ لیا۔یہ ساری کارروائی عوام الناس کے مفاد میں ہی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔جی، آمنہ بٹر صاحبہ!

ڈاکٹر آمنہ بٹر: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کے دو حصے ہیں۔ میں اپنے ضمنی سوال کے پہلے حصے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جتنی قسم کی ٹریننگ ایلیٹ فورس کو دی گئی ہے اس میں خواتین کی تعداد کتنی تھی اگر ایلیٹ فورس میں خواتین کو کوئی ٹریننگ نہیں دی گئی تو کیا پنجاب حکومت یہ سمجھتی ہے کہ خواتین ٹریننگ کے قابل نہیں ہیں اور پنجاب کی 52 فیصد آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین وزراء بھی ہیں تو کیا ان کو protection کی ضرورت نہیں ہے؟ میں اپنے سوال کے جز (ب) میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب ایلیٹ فورس کو ٹریننگ دی جاتی ہے تو انہیں یہ ٹریننگ کیوں نہیں دی جاتی کہ وہ VVIP کا قتل نہ کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! صرف ایک سوال کا جواب آئے گا۔

ڈاکٹر آمنہ بٹر: جناب سپیکر! مجھے دونوں سوالات کے جوابات دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! صرف پہلے سوال کا جواب دیں۔ محترمہ نے پوچھا ہے کہ ایلیٹ فورس میں خواتین کو بھی ٹریننگ دی گئی ہے یا نہیں، کیا حکومت پنجاب خواتین کو ایلیٹ فورس کی ٹریننگ دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سوال میں چونکہ خواتین سے متعلق specifically نہیں پوچھا گیا اس لئے جواب میں یہ بات درج نہیں ہے لیکن میں اپنی information کی بنیاد پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایلیٹ فورس میں شاید اب تک خواتین کو ٹریننگ نہیں دی گئی لیکن اس میں ارادہ نہ رکھنے والی کوئی بات نہیں ہے۔ پولیس میں چونکہ خواتین کی تعداد کم ہے اور اگر ان خواتین میں سے کچھ یہ ارادہ ظاہر کریں کہ انہوں نے ایلیٹ فورس کی ٹریننگ لینی ہے تو ان کو ٹریننگ دی جا سکتی ہے۔ بہر حال اس بارے میں تفصیل، میں محکمہ سے دریافت کر کے ہی بتا سکتا ہوں کیونکہ یہ ضمنی سوال اس اصل سوال کا حصہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ آمنہ اُلفت صاحبہ کا ہے۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3715 ہے۔

سال 2009: بچوں پر جنسی و جسمانی تشدد کی درخواستوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3715: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہا ہے جہاں پر جنسی اور جسمانی تشدد سے متاثر بچوں کو بھی رکھا جاتا ہے؟

(ب) جنوری2009 سے اب تک اس ادارے کو عوام کی طرف سے بچوں پر جنسی اور جسمانی تشدد کئے جانے کے حوالے سے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) ان درخواستوں پر کیا کارروائی کی گئی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) جن بچوں پر تشدد ثابت ہو جائے تو تشدد کرنے والے شخص کے خلاف کس قانون کے تحت کارروائی کی جاتی ہے نیز متذکرہ بالا عرصہ میں بچوں پر تشدد کرنے والوں کو کیا سزا دی گئی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہی کام کر رہا ہے جنسی اور جسمانی تشدد سے متاثر بچوں کو بھی یہاں رکھا جاتا ہے۔

(ب) جنوری2009 سے اب تک اس ادارے کو عوام کی طرف سے تقریباً چار درخواستیں موصول ہوئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- ایک درخواست محمد جاوید ولد عبدالکریم، شیخ عزیز سٹریٹ مدینہ مسجد لیاقت چوک طیب کالونی، ملتان روڈ لاہور نے مرتضیٰ کے خلاف دی جو کہ دو معصوم بچوں کو جنسی اور جسمانی تشدد کا نشانہ بناتا تھا۔

2- ایک درخواست عرفان ستار چائلڈ پروٹیکشن آفیسر نے پیپلز ویلفیئر کے خلاف دی جو کہ بچوں پر تشدد کرتے تھے۔

3- ایک درخواست عرفان ستار چائلڈ پروٹیکشن آفیسر نے فیض انسانیت کے خلاف دی جو کہ بچوں پر تشدد کرتے تھے۔

4- ایک درخواست مدثر حسین F/564 گلشن راوی لاہور نے رقیہ ریاض کے خلاف دی جو کہ بچی نابالغہ پر تشدد کرتی تھی۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا درخواستوں کے تحت ایسی غیر قانونی این جی او زاور اشخاص کے خلاف FIRs رجسٹر کروائی گئی ہیں اور ان کے مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) بچوں پر تشدد ثابت ہو جانے پر تشدد کرنے والے شخص کے خلاف بے سہارا اور عدم توجہی کے شکار تحفظ اطفال قانون کے تحت کارروائی کی جاتی ہے اور بعض اوقات تعزیرات پاکستان کی دفعات بھی لگائی جاتی ہیں۔ متذکرہ بالا درخواستوں کے تحت ملزم مرتضیٰ کو جیل میں بھیجا گیا اور ابھی تک حوالات میں بند ہے اور غیر قانونی این جی اوز کے خلاف مقدمات درج کروائے گئے مزید یہ کہ ان کے غیر قانونی کام کو روکا گیا ہے اور ان کے مقدمات عدالت میں ابھی زیر سماعت ہیں۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب اس سوال کے جواب کا جز (ب) ایوان میں ذرا پڑھ کر سُنا دیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان):

(ب) جنوری 2009 سے اب تک اس ادارے کو عوام کی طرف سے تقریباً چار درخواستیں موصول ہوئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ایک درخواست محمد جاوید ولد عبدالکریم، شیخ عزیز سٹریٹ مدینہ مسجد لیاقت چوک طیب کالونی، ملتان روڈ لاہور نے مرتضیٰ کے خلاف دی جو کہ دو معصوم بچوں کو جنسی اور جسمانی تشدد کا نشانہ بناتا تھا۔

2۔ ایک درخواست عرفان ستار چائلڈ پروٹیکشن آفیسر نے پیپلز ویلفیئر کے خلاف دی جو کہ بچوں پر تشدد کرتے تھے۔

3۔ ایک درخواست عرفان ستار چائلڈ پروٹیکشن آفیسر نے فیض انسانیت کے خلاف دی جو کہ بچوں پر تشدد کرتے تھے۔

4۔ ایک درخواست مدثر حسین 564/F گلشن راوی لاہور نے رقیہ ریاض کے خلاف دی جو کہ بچی نابالغہ پر تشدد کرتی تھی۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! کل چار لوگوں نے درخواستیں دی ہیں جن میں سے دو درخواستیں Child Protection Bureau کے لوگوں کی طرف سے ہیں، ایک درخواست میری طرف سے دی گئی ہے اور ایک درخواست کسی عام شہری نے دی ہے جس کو Child Protection Bureau کا پتا تھا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ متاثرہ بچوں کے حوالے سے کیا طریق کار وضع ہے کہ کس ٹیلیفون نمبر پر شکایت درج کرائی جائے یا کہاں پر درخواست جمع کرائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! Child Protection Bureau کے جتنے بھی دفاتر ہیں اُن کے ٹیلیفون نمبرز محترمہ کو معلوم ہیں اور اگر اس طرح کا کوئی معاملہ ہے تو وہ درخواست دے سکتی ہیں۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! لوگوں کو محکمہ کے ٹیلیفون نمبر کا پتا ہونا چاہئے تو اس کے لئے محکمہ کیا کر رہا ہے کہ عوام کو یہ ٹیلیفون نمبراز بر ہو تاکہ جو لوگ ان بچوں کو سڑک پر کھڑا دیکھتے ہیں تو وہ اس ٹیلیفون نمبر پر محکمہ کو اطلاع دے سکیں۔ کیا انہوں نے اس ٹیلیفون نمبر کو مشتہر کرنے کا کوئی طریق کار وضع کیا ہے یا ایسا کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: راناصاحب! محترمہ کہتی ہیں کہ اس ٹیلیفون نمبر کی تشہیر کرا دیں۔

وزیر داخلہ (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر محترمہ یہ سمجھتی ہیں کہ لوگوں کو اس ٹیلیفون نمبر کے بارے میں پوری طرح سے علم نہیں ہے تو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے کہہ کر اس ٹیلیفون نمبر کی تشہیر کرا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ کہا گیا ہے کہ ہاں، یہ درست ہے کہ Child Protection Bureau بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہا ہے اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاوارث بچوں کے خانہ ولدیت میں کس کا نام لکھا جاتا ہے؟

[********]

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس طرح کے comments سے باز نہیں آئیں گی؟ میں آپ کو اس طرح کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ چودھری صاحب! آپ ان باتوں کا نوٹس لیں۔ دیکھیں، آپ اس ایوان کو کیا سمجھتے ہیں، اس ایوان کا کیا کوئی تقدس نہیں ہے؟ یہ Question Hour ہے، آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں گے تو پھر میں بھی کوئی اور بات کروں گا۔ آپ نے مجھے منع کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ایسا نہ کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر791الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! [********] (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: .Order please. Order please جتنے غیر شائستہ الفاظ کہے گئے ہیں اُن کو ایوان کی کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے مجھے کہا تھا کہ شیخ صاحب! کوئی بات نہیں کرنی، میں نے کوئی بات نہیں کی [********]

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! [********]

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ ثمینہ خاور حیات
اپنی نشست سے کھڑے ہو کر اپنے ہینڈ بیگ سے لپ سٹک اور میک اپ
کی کچھ اور چیزیں نکال کر جناب سپیکر کو دکھا رہی ہیں کہ یہ
Marks & Spencer کی میک اپ products ہیں)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار اور معزز خواتین ممبران حزب اختلاف
کی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر ایک دوسرے کے خلاف نعرہ بازی)

جناب سپیکر: .Order please. Order please جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! یہ Treasury Benches والے خود trouble create کر رہے ہیں جبکہ میں چاہتا ہوں کہ یہ ایوان چلے۔ اس وقت ایوان smoothly چل رہا ہے اور آپ نے مہربانی فرما کر ایک طریق کار وضع کیا ہے کہ آپ Question Hour & Adjournment Motions کے درمیان points of order لیا کریں گے۔ میں یہاں پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں ایک معزز ممبر نے جو بھی الفاظ استعمال کئے ہیں اُس پر بات کرنے سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں سے ایک لفظ استعمال کیا گیا، اُس کے بارے میں محترم لاء منسٹر on the floor of the House آپ کے سامنے یہ کہہ چکے ہیں کہ "لوٹا" ایک پارلیمانی لفظ ہے۔ اس پر اگر غصہ کرنے والی کوئی بات ہے تو یہاں ایوان کے اندر تو کوئی trouble create نہ کریں۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہا ہوگا، میں نے تو کوئی ایسی بات نہیں کی۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری ظہیر الدین خان: شیخ صاحب یہاں پر trouble creator کے طور پر سامنے آتے ہیں اور لوگوں کی ذاتیات کے اوپر آ جاتے ہیں اور یہ ان کی families اور گھروں تک چلے جاتے ہیں۔ شیخ صاحب کو بیویوں اور بچیوں تک نہیں جانا چاہئے۔ یہ نہایت نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ یہ ہمیشہ لوگوں کے گھروں تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ نامناسب ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"ظالموں حساب دو، میک اپ کا جواب دو" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے لوٹے" کی نعرہ بازی)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! پنجاب حکومت لوٹوں کی ایجنسی چلا رہی ہے اور یہ آشیانہ چلا رہا ہے۔ میں جو میک اپ لگاتی ہوں وہ اسے پیش کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ ثمینہ خاور حیات نے میک اپ
کا سامان معزز ممبر شیخ علاؤالدین کی طرف پھینکنا شروع کر دیا)

جناب سپیکر: آپ یہ حرکت چھوڑ دیں۔ چودھری ظہیر الدین خان صاحب! آپ ان کو سمجھائیں۔ یہ بات اچھی نہیں ہے۔ یہ بہت غلط بات ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! [********]

جناب سپیکر: محترمہ ثمینہ خاور حیات! آپ کے القابات غلط ہیں، میں آپ کو warn کرتا ہوں کہ ایسی بات مت کریں اور تشریف رکھیں۔

چودھری سرفراز افضل: جناب سپیکر! ایسی خاتون کو House سے باہر نکالا جائے اور اس کی رکنیت معطل کی جائے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): اس خاتون کو باہر نکالا جائے۔ یہ مادر پدر آزاد ہے۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "گندے ایم پی اے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "غنڈہ گردی نہیں چلے گی" کی نعرہ بازی)

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین طالبان کا نمائندہ ہے۔ اس کو باہر نکالیں۔ ہمیں روٹی چاہئے، میک اپ نہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جعلی ڈگری ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ (قطع کلامیاں)

[********]

[********]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبر محترمہ ساجدہ میر کی طرف سے "عورتوں کے خلاف سازشیں کرنے والے کو باہر نکالیں، یہ آشیانہ خود لے کر بیٹھا ہوا ہے اور ہمیں روٹی چاہئے میک اَپ نہیں چاہئے" کی نعرہ بازی)

[********]

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ Order in the House۔ آپ سب کا بہت اچھا انداز ہے اس کی میں آپ کو شاباش دیتا ہوں۔ ویسے یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ انہیں لگام دیں۔ یہ ہماری لیڈرشپ کا نام نہ لیں۔

جناب سپیکر: میں تمام معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھیں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

(اس مرحلہ پر ایک معزز ممبر حزب اقتدار اپنی سیٹ سے باہر آ کر محترمہ سیمل کامران کی طرف بڑھے جس پر معزز ممبر حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا نے کہا "بے غیرت دفعہ ہو جاؤ، اسے باہر نکالو، یہ ہماری عورتوں کو مارتا ہے")

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: کاٹھیا صاحب! آپ کیا کرتے ہیں؟ چلیں، اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔ سوہنا صاحب! اسے قابو کریں otherwise ہم اسے suspend کر رہے ہیں۔ کاٹھیا صاحب! میں کہہ رہا ہوں کہ آپ اپنی سیٹ پر جائیں۔۔۔اِس کو پیچھے لے جائیں۔ تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر جائیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر داخلہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ چودھری ظہیر الدین صاحب آپ ذرا ایک منٹ کے لئے ادھر میرے پاس تشریف لائیں۔ آرڈر پلیز Order in the House

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

تھانہ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں درج مقدمات کی تفصیل

*3773: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ مدینہ ٹاؤن ضلع فیصل آباد میں یکم جنوری 2009 سے آج تک کتنے مقدمے کس کس جرم کے درج ہوئے؟

(ب) کتنے مقدمات اغواء کے درج ہوئے، ان مقدمات کے نمبر کیا ہیں؟

(ج) اغواء کے کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے کس کس مقدمہ کے ملزم مفرور ہیں، مفرور ملزمان کب تک گرفتار کر لئے جائیں گے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ مدینہ ٹاؤن ضلع فیصل آباد میں یکم جنوری سے آج تک 646 مقدمات درج ہوئے ہیں جن میں سے قتل کے 6، اقدام قتل 16، اغواء، برائے تاوان 2، اغواء 13، زنا 4، ضرر 32، مہلک حادثہ 4، غیر مہلک حادثہ 2، سڈومی 5، پولیس مقابلہ 1، ڈکیتی 5، راہزنی 43، 382 ت پ 7، کار چھیننا 3، موٹر سائیکل چھیننا 15، کار چوری 24، موٹر سائیکل چوری 47، دیگر وہیکلز چوری 4، نقب زنی 21، سرقہ عام 54، سرقہ مویشی 4، اسلحہ 33، منشیات 45 اور متفرق کے 256 مقدمات ہیں۔

(ب) تھانہ مدینہ ٹاؤن ضلع فیصل آباد میں اغواء کے 2 مقدمات درج ہوئے ہیں جن کے مقدمہ نمبر یہ ہیں۔

1۔مقدمہ نمبر147 مورخہ09۔02۔24 جرم392/A۔365ت پ تھانہ مدینہ ٹاؤن

2۔مقدمہ نمبر312 مورخہ09۔04۔20 جرمA۔365ت پ تھانہ مدینہ ٹاؤن

(ج) مندرجہ بالا مقدمات میں سردست کوئی ملزم گرفتار نہ ہوا ہے۔تاہم مقدمہ 312/09 میں مغوی محمد اشفاق برآمد ہو چکا ہے ملزمان کی گرفتاری کے لئے CPO صاحب فیصل آباد کی ہدایت پر SP صاحب مدینہ ٹاؤن کی سربراہی میں ٹیم تشکیل دی جا چکی ہے جو کہ ملزمان کی گرفتاری کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہی ہے۔

سرگودھا۔شاپنگ پلازہ میں 2 کروڑ کی ڈکیتی کی تفصیلات

*3793: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 20۔مئی 2009 کو سرگودھا میں 20 مسلح ڈاکوؤں نے ڈی سی او ہاؤس کے سامنے شاپنگ پلازہ میں گھس کر 2 کروڑ کا ڈاکا ڈالا اور مزاحمت پر ایک سکیورٹی گارڈ کو قتل اور 18 کو یرغمال بنالیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ملزموں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی ہے اگر ہاں تو اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ 20۔مئی 2009 کو سرگودھا میں نامعلوم مسلح ڈاکوؤں نے ڈی سی او ہاؤس سرگودھا کے سامنے شاپنگ پلازہ میں گھس کر

1۔ 3462 گرام سونا مالیتی۔/81000 روپے

2۔ نقدی۔/1710073 روپے

3۔ کار کرولا

4۔ اسلحہ چار عدد شاٹ گٹ

چھین لئے اور مزاحمت پر ایک سکیورٹی گارڈ کو قتل اور 18 کو یرغمال بنالیا تھا جس پر مقدمہ نمبر446 مورخہ09۔05۔19 بجرم396ت پ تھانہ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا درج رجسٹر ہوا۔

(ب) ملزم لئیق خان ولد طور خان قوم پٹھان ساکن پشاور کو مقامی پولیس نے گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا۔ مقدمہ مندرجہ بالا کا چالان مورخہ 09-07-16 کو داخل عدالت ہو چکا ہے۔ بقایا ملزمان کی گرفتاری کے لئے کوشش جاری ہے انشاء اللہ جلد ہی بقیہ ملزمان کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا۔

ضلع شیخوپورہ میں اشتہاری ملزمان کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3815: چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع شیخوپورہ میں اشتہاری ملزمان کی تعداد کتنی ہے اور یہ کن کن جرائم میں مطلوب ہیں حکومت ان کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

گزارش ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں آج تک کل بقایا مجرمان اشتہاری 1502 ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے۔

1	قتل	400
2	ڈکیتی	117
3	رابری	92
4	دیگر	893

یہ بات قابل ذکر ہے کہ شیخوپورہ پولیس نے سال رواں میں آج تک کل 1440 مجرمان اشتہاری گرفتار کئے ہیں، تاہم بقایا مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے Special Task Force Team تشکیل دے دی گئی ہے، جو ان کی گرفتاری کے لئے تحرک کر رہی ہے۔

سال 2009-لاہور، گوجرانوالہ کے تھانوں میں جھوٹی ایف آئی آرز درج کرنے کی تفصیلات

*3931: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی جانب سے احکامات جاری کئے گئے ہیں کہ تمام تھانوں میں عوام کی جانب سے دی گئی درخواست پر انوسٹی گیشن سے پہلے فوری طور پر ایف آئی آر درج کر لی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سہولت کی آڑ میں بہت زیادہ تعداد میں جھوٹی ایف آئی آرز درج ہو رہی ہیں جس سے سادہ لوح بے گناہ افراد کو بہت زیادہ پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ؟

(ج) جنوری 2009 سے اب تک لاہور اور گوجرانوالہ کے تمام تھانوں میں انکوائری کے بعد کتنی ایف آئی آرز جھوٹی ثابت ہوئی ہیں ان کی تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے ؟

(د) جھوٹی ایف آئی آر ثابت ہونے پر جھوٹا مقدمہ درج کروانے والے کے خلاف کس قانون کے تحت کارروائی کی جاتی ہے نیز متذکرہ عرصہ میں کتنے افراد کے خلاف کارروائی ہو چکی ہے، اس کی تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے ؟

(ہ) جھوٹی ایف آئی آر ثابت ہونے پر حکومت اپنے طور پر کارروائی کرتی ہے یا الزام علیہ کی درخواست دینے پر ہی کارروائی کی جاتی ہے ؟

(و) جھوٹی ایف آئی آر کے اندراج کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جناب محترم وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق تمام تھانوں کو احکامات جاری کئے گئے ہیں کہ وہ مقدمات کے آزادانہ اندراج کو یقینی بنائیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس سہولت کی آڑ میں بہت زیادہ تعداد میں جھوٹی ایف آئی آر درج ہو رہی ہیں۔ دوران سال 10-2009 میں 75800 مقدمات کا اخراج بوجہ جھوٹی ایف آئی آر ہوا۔ ان میں سے 559 قتل۔ 1275 اقدام قتل۔ 4681 ضرر۔ 11333 اغواء۔ 81 اغواء برائے تاوان۔ 1408 زناء۔ 108 اجتماعی زناء۔ 558 ڈکیتی۔ 1815 راہزنی۔ 2829 نقب زنی۔ 1301 گاڑی چوری۔ 2390 مویشی چوری۔ 12984 دیگر چوری مقدمات۔ 34478 متفرق مقدمات جھوٹی FIR کی بناء پر خارج ہوئے۔

(ج) جنوری 2009 سے اب تک لاہور کے تھانوں میں 8019 جھوٹے ثابت ہوئے ان میں 88 قتل۔ 126 اقدام قتل۔ 109 ضرر۔ 1932 اغواء۔ 24 اغواء برائے تاوان۔ 51 زناء۔ 20 اجتماعی زناء۔ 48 ڈکیتی۔ 259 راہزنی۔ 254 نقب زنی۔ 294 گاڑی چوری۔ 33 مویشی چوری اور دیگر چوری کے 948 مقدمات۔ 3833 متفرق مقدمات جھوٹی FIR کی بناء پر خارج ہوئے اور گوجرانوالہ کے تھانوں میں 2534 مقدمات انکوائری کے بعد جھوٹے ثابت ہوئے۔ ان میں 37 قتل۔ 50 اقدام قتل۔ 161 ضرر۔ 407 اغواء۔ 5 اغواء برائے تاوان۔

28زنا۔6اجتماعی زناء۔17ڈکیتی۔98راہزنی۔59نقب زنی۔31گاڑی چوری۔21مویشی چوری۔دیگر چوری کے225مقدمات۔1389متفرق مقدمات جھوٹیFIRکی بناء پر خارج ہوئے۔

(د) جھوٹی ایف آئی آر ثابت ہونے پر جھوٹا مقدمہ درج کروانے والے کے خلاف پولیس زیر دفعہ 182تعزیرات پاکستان کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔جنوری2009سے اب تک6072افراد کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(ہ) بعد اندراج مقدمہ دوران تفتیش اگر مقدمہ جھوٹا ثابت ہو جائے تو بمطابق قانون مدعی مقدمہ کے خلاف182ت پ کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(و) جھوٹی ایف آئی آر درج کروانے والوں کی روک تھام کے لئے زیادہ سے زیادہ کارروائی زیر دفعہ 182ت پ کے تحت جاری ہے۔بلکہ اس ضمن میں جھوٹی ایف آئی آر پر بجائے قلندرہ جات مرتب کرنے کے مقدمہ درج ہونا چاہئے۔

ڈسٹرکٹ لاہور میں خواتین انسپکٹر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4019: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کے کتنے تھانوں میں خواتین محرر تعینات ہیں؟

(ب) ڈسٹرکٹ لاہور میں کل کتنی خواتین انسپکٹر کے عہدہ پر تعینات ہیں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں عورتوں کی دادرسی اور ان کی درخواست ہائے و مقدمات کی تفتیش کے لئے علیحدہ تھانہ ویمن ریس کورس قائم کیا گیا ہے جس میں ایک لیڈی ہیڈ کانسٹیبل محرر تعینات ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ لاہور میں ایک انسپکٹر تعینات ہے۔

سال2009،صوبہ میں بچوں پر جنسی تشدد کی تفصیلات

*4161: جناب محمد یار ہراج: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں جنوری تا جون2009کے دوران616بچے جنسی تشدد کا شکار ہوئے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ملزمان کو متعلقہ قانون کے مطابق سزا دی گئی، اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت بچوں پر جسمانی، ذہنی اور جنسی تشدد کے خلاف عوامی آگاہی کے لئے کوئی ٹھوس منصوبہ بنانے اور مہم چلانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں بچوں کے ساتھ جنسی تشدد کے متعلق 717 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) ان مقدمات میں ملوث 10 ملزمان کو سزا ہوئی جن میں سے 4 کو عمر قید اور 6 کو سات سال تک سزا ہوئی۔

(ج) حکومت کی طرف سے بچوں پر جسمانی، ذہنی اور جنسی تشدد کے خلاف عوامی آگاہی کے لئے تو یہ ایک مستحسن اقدام ہوگا اور محکمہ ہذا اس پر عملدرآمد کرے گا؟

ضلع راولپنڈی، 2009 میں اغواء برائے تاوان کی وارداتوں کی تفصیلات

*4388: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2009 سے تاحال ضلع راولپنڈی میں اغواء برائے تاوان کی کتنی وارداتیں ہوئیں تھانہ وار بتائیں؟

(ب) کتنے افراد کو ہر واردات میں اغواء کیا گیا؟

(ج) کتنے افراد کو پولیس نے بازیاب کروایا؟

(د) کتنے افراد تاوان کی رقم ادا کرنے پر رہا ہوئے؟

(ہ) اغواء برائے تاوان کے کتنے ملزمان گرفتار ہوئے، ملزمان کے نام، پتا جات بتائیں کتنے ملزمان مفرور ہیں؟

(و) اغواء برائے تاوان کی وارداتوں میں کتنے ملزمان ہلاک ہوئے اور کتنے گرفتار ہوئے؟

(ز) اغواء برائے تاوان کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ہذا میں یکم جنوری 2009تا 09-11-30 اغواء برائے تاوان کی کل 22وارداتیں ہوئیں۔ تھانہ صادق آباد3، تھانہ پیرودھائی1، تھانہ ایئرپورٹ3، تھانہ سول لائن5، تھانہ بنی 1 تھانہ آرائے بازار1، تھانہ صدر بیرونی2، تھانہ ٹیکسلا1، تھانہ چونترہ1، تھانہ واہ کینٹ2، تھانہ وارث خان1اور تھانہ کلر سیداں میں1واردات ہوئی۔

(ب) اغواء برائے تاوان کی ان 22وارداتوں میں سے4وارداتوں میں 2/2افراد کو جبکہ بقیہ 18وارداتوں میں1/1فرد کواغواء کیا گیا۔اس طرح کل26افراد کواغواء کیا گیا۔

(ج) اغواء برائے تاوان کی وارداتوں میں کل 24افراد کو پولیس نے بازیاب کروایا جس میں سے 8افراد تاوان ادا کرنے کے بعد بازیاب ہوئے۔

(د) 8افراد تاوان ادا کرنے کے بعد بازیاب ہوئے۔

(ہ) اغواء برائے تاوان کی ان وارداتوں میں ملوث 59ملزمان کو گرفتار کیا گیا جن کی تفصیل اپنڈکس(اے)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 21ملزمان مفرور ہیں۔

(و) اغواء برائے تاوان کی ان وارداتوں میں ایک ملزم ہلاک ہوا جبکہ 59ملزمان گرفتار ہوئے۔

(ز) اغواء برائے تاوان کی وارداتوں کی روک تھام کے لئے موبائل گشت، موٹر سائیکل گشت اور پیدل گشت کو مؤثر بنایا گیا ہے نیز پکٹس لگائی گئی ہیں اور سخت نگرانی جاری ہے۔

ضلع بہاولنگر، ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کا قیام و دیگر تفصیلات

*4448: محترمہ ثمینہ نوید(ایڈووکیٹ):کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن(DPSC)کا قیام کب عمل میں آیا اور اس کے ممبران میں خواتین اور مرد حضرات کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کا قیام پولیس آرڈر2002کے آرٹیکل 38کے تحت عمل میں لایا گیا تھا اور آرٹیکل A-38کے تحت ایک تہائی ممبران کا تعین حکومت قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ممبران سے کرتی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع بہاولنگر میں ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن میں ایم این اے اور ایم پی اے کی تعداد کتنی ہے اور اس میں خاتون ایم پی اے کی تعداد کیا ہے، اگر خاتون ممبران اسمبلی کو شامل نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع بہاولنگر میں ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کا قیام 2003 میں عمل میں آیا اور موجودہ کمیشن مئی 2007 میں منتخب ہوا۔ اس وقت تین ممبر ضلع کونسل بطور ممبر ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کام کر رہے ہیں جن میں سے ایک خاتون ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کا قیام پولیس آرڈر 2002 کے آرٹیکل 37 کے تحت عمل میں لایا گیا نہ کہ 38۔ جی ہاں۔ آرٹیکل A-38 کے تحت ایک تہائی ممبران کا انتخاب قومی اسمبلی / صوبائی اسمبلی کے ممبران سے کیا جاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کی تشکیل کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ضلع بہاولنگر میں ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن میں کوئی ممبر قومی اسمبلی / صوبائی اسمبلی مرد یا خاتون شامل نہیں ہے۔ چونکہ معزز ممبران اسمبلی میں سے کوئی بھی ڈسٹرکٹ پبلک سیفٹی کمیشن کا ممبر نہ ہے اس لئے مرد یا عورت کی تفریق کا سوال نہیں اٹھتا۔

سی آئی سی آر پراجیکٹ کی تفصیلات

*4458: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) CICR (اونٹ دوڑ والے بچے) پراجیکٹ شروع کرنے پر کتنی رقم سال 2009 میں خرچ ہوئی؟ نیز یہ رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی، تفصیل سے بیان کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ CICR پراجیکٹ شروع کرنے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ سے باقاعدہ اجازت لی گئی اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 2009 میں -/1476236 روپے کی رقم اس پراجیکٹ کے فنڈز سے خرچ کی گئی ان میں سے -/364885 روپے محکمہ DGPR کے 2008 کے بقایا جات تھے اسی طرح -/795321 روپے جولائی 2008 سے لے کر دسمبر 2008 تک کی تنخواہوں اور پراجیکٹ الاؤنس کی رقم

تھی۔۔-/312000روپے بلڈنگ کا چھ مہینے جنوری 2009تک کا کرایہ ادا کیا گیا سوائے بلڈنگ کے کرائے کے 2009میں اس پراجیکٹ پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی جو رقم ادا کی گئی وہ 2008کے بقایاجات تھے۔

(ب) CICR پراجیکٹ شروع کرنے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ سے باقاعدہ اجازت نہیں لی گئی تھی۔

صوبہ کے ہر ضلع میں خواتین پولیس سٹیشنز قائم کرنے کی تفصیلات

*4636: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں خواتین پولیس سٹیشنوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) یہ پولیس سٹیشنز کس کس جگہ پہ ہیں؟

(ج) کیا حکومت صوبہ کے ہر ضلع میں خواتین پولیس سٹیشنز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں خواتین پولیس سٹیشنوں کی تعداد تین(03) ہے۔

(ب) خواتین پولیس سٹیشنز اس وقت لاہور، فیصل آباد اور راولپنڈی میں واقع ہیں۔

(ج) اس وقت محکمہ میں خواتین کے لئے ہر ضلع میں علیٰحدہ پولیس سٹیشن قائم کرنے کی کوئی تجویز زیرغور نہ ہے۔تاہم یہ ایک بہتر تجویز ہوسکتی ہے۔

پنجاب میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4658: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت پنجاب میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دفاتر کس کس شہر میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ہر شہر میں بچوں کے رکھنے کے لئے کتنے ہاؤسز بنائے گئے ہیں اور ان میں کتنے بچے ہیں؟

(ج) ان بچوں کو ان ہاؤسز میں کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) ان بچوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین ہر شہر میں کام کر رہے ہیں؟

(ہ) ان چائلڈ ہومز میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کیا انتظام کئے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت پنجاب میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے کل پانچ ادارے کام کر رہے ہیں جس میں لاہور، گوجرانوالہ، ملتان، فیصل آباد اور راولپنڈی شامل ہیں۔ سیالکوٹ کی بلڈنگ مکمل ہے اور جلد ہی سیالکوٹ میں کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) لاہور میں قائم چائلڈ پروٹیکشن ویلفیئر بیورو کے لئے چار ہاؤسز بنائے گئے ہیں جبکہ باقی شہروں میں ایک ایک ہاؤس ہے جن میں بچوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

1۔	لاہور	323	2۔	گوجرانوالہ	81
3۔	ملتان	48	4۔	فیصل آباد	60
5۔	راولپنڈی	61			

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب کے پانچ شہروں لاہور، گوجرانوالہ، ملتان، فیصل آباد اور راولپنڈی میں لاوارث اور عدم توجہی کے شکار بچوں کے لئے سرگرم ہے۔ ان اداروں میں عدم توجہی کے شکار بچوں کو قانونی تحفظ اور درج ذیل سہولیات دی جاتی ہیں۔

1۔ بچوں کی حفاظتی تحویل: بیورو لاوارث، گھروں سے بھاگے ہوئے، گم شدہ، بھیک سے وابستہ، بچوں کو اپنی تحویل میں لیتا ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کو NGOs کی غیر قانونی تحویل سے بھی بازیاب کرا کے حفاظتی تحویل میں لیا جاتا ہے۔

2۔ والدین کی تلاشی: بیورو حفاظتی تحویل میں لئے گئے تمام بچوں کے والدین کو تلاش کر کے چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کے ذریعے بچوں کو والدین کے حوالے کرتا ہے۔

3۔ چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز: بچوں کی تعلیم و رہائش کے لئے چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز قائم کئے گئے ہیں ان انسٹیٹیوشنز میں سے طے شدہ معیار کے مطابق رہائش، تفریح، فنی تعلیم کا بندوبست کیا گیا ہے۔

4۔ نفسیاتی سہولیات: عدم توجہی کے شکار بچوں کی بحالی کے لئے نفسیاتی مشاورت کا انتظام موجود ہے۔

5۔ طبی سہولیات: حفاظتی تحویل میں لئے گئے بچے کا مکمل طبی معائنہ کیا جاتا ہے اور بنیادی طبی سہولیات دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ضرورت کے مطابق بچوں کا مکمل علاج بھی کرایا جاتا ہے، ہر بچے کو Tetanus اور Hepatitis B سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکے لگائے جاتے ہیں اور چھ سال سے کم عمر کے بچوں کو پولیو کے قطرے پلائے جاتے ہیں۔

6۔ تفریحی سہولیات: چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشنز میں رہائشی بچوں کی ذہنی اور جسمانی نشوونما کے لئے مناسب تفریحی سہولیات میسر ہیں ان میں کھیل اور مختلف تہوار منانے کا انتظام شامل ہے۔

7۔ بچوں کی ہیلپ لائن(1121)فوری مدد اور حفاظتی تحویل کے لئے چائلڈ ہیلپ لائن، لاہور فیصل آباد، گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں قائم کی گئی ہے یہ ہیلپ لائن 24 گھنٹے سرگرم ہے۔

8۔ تعلیم: بچوں کو پرائمری، فنی اور دینی تعلیم دی جاتی ہے۔

9۔ لاوارث اور عدم توجہی: بچوں کے خاندانوں کی مالی امداد: بیورو میں رجسٹرڈ بچوں کے حوالے سے 10250 غریب خاندانوں کے لئے مالی امداد اور فنی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔

10۔ خوراک: بچوں کو تین وقت کا کھانا ڈاکٹر کی مشاورت سے دیا جاتا ہے۔

(د) راولپنڈی میں 21، گوجرانوالہ میں 33، فیصل آباد میں 41، ملتان میں 36 اور لاہور میں 145 ملازمین بچوں کی دیکھ بھال کے لئے کام کر رہے ہیں۔

(ہ) ان چائلڈ ہومز میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے درج ذیل انتظام موجود ہیں۔

1۔ تعلیمی سہولیات: بیورو نے بچوں کے لئے پرائمری تک تعلیم کا انتظام کیا ہے۔ پرائمری تعلیم مکمل کرنے کے بعد تعلیم کے لئے بچوں کو دوسرے سکولوں میں داخل کروایا جاتا ہے۔

2۔ فنی تربیت: جن بچوں کی عمر بارہ سال سے زیادہ ہے ان کو خواندگی کورس کے ساتھ ساتھ TEVTA کے اشتراک سے قائم شدہ فنی تربیت سنٹر میں تربیت دی جاتی ہے۔

لاہور۔اغواء برائے تاوان کی وارداتوں کی تفصیلات

*4742: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

اغواء برائے تاوان کی لاہور میں جنوری 2008 سے اب تک کتنی وارداتیں ہوئیں، کتنے افراد بازیاب ہوئے کتنے مجرم پکڑے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی، ان وارداتوں کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے، آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

سال 2008 میں کل مقدمات 55 درج رجسٹر ہوئے جن میں سے 61 افراد بازیاب ہوئے اور 105 ملزمان گرفتار ہوئے۔

سال 2009 میں کل مقدمات 35 درج رجسٹر ہوئے 32 افراد بازیاب ہوئے اور 74 ملزمان گرفتار ہوئے۔

سال2010 میں کل مقدمات 2 درج رجسٹر ہوئے 2افراد بازیاب ہوئے اور 6 ملزمان گرفتار ہوئے۔ سال 2008 سے لے کر اب تک 92 مقدمات درج رجسٹر ہوئے95افراد بازیاب ہوئےاور185 ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔

صوبہ میں ٹریفک وارڈنز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4951:انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت کل کتنے ٹریفک وارڈنز اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں؟

(ب) کیاحکومت ٹریفک وارڈنز کی نئی بھرتی کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اور اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیاحکومت ٹریفک وارڈن سسٹم کو صوبہ کے دوسرے اضلاع میں بھی رائج کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو اس کے لئے کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزارش ہے کہ صوبہ پنجاب کے 5 سٹی ڈسٹرکٹ لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، گوجرانولہ اور ملتان میں ٹریفک وارڈنز سسٹم نافذ ہے اور پنجاب میں ٹریفک وارڈنز کی منظور سیٹوں کی تعداد6850 ہے جبکہ 6430اس وقت کام سرانجام دے رہے ہیں اور 420 کی کمی ہے۔

(ب) سردست اس قسم کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(ج) سردست اس قسم کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

سال10-2009، صوبہ میں پٹرولنگ پولیس کا بجٹ ودیگر تفصیلات

*4952:انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پٹرولنگ پولیس کے لئے سال10/2009 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) صوبہ میں کل کتنی پٹرولنگ پولیس چوکیاں مکمل ہو چکی ہیں اور کتنی زیر تکمیل ہیں کیا حکومت کچھ نئی پٹرولنگ پولیس چوکیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا محکمہ پٹرولنگ پولیس میں نئی بھرتی کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے، اگر ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پٹرولنگ پولیس کے لئے سال 10-2009 کے بجٹ میں -/3639387000 روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جبکہ -/131118614 روپے کی رقم اضافی الاٹمنٹ کے طور پر جاری کی گئی جو کل ملا کر -/3770505614 روپے بنتی ہے۔

(ب) اس وقت پٹرولنگ پولیس کی صوبہ بھر میں 288 پٹرولنگ پوسٹیں مکمل ہو چکی ہیں جبکہ 59 پوسٹیں زیر تعمیر ہیں۔ مزید 116 پٹرولنگ پوسٹوں کی تعمیر کا منصوبہ پراسس میں ہے۔

(ج) پٹرولنگ پولیس میں نئی بھرتی کی سمری منظوری کے لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے پاس بھجوائی ہوئی ہے اور نئی بھرتی مستقبل قریب میں متوقع ہے۔

صوبہ میں بم ڈسپوزل سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4956: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں بم ڈسپوزل سٹاف کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) اس وقت کتنا عملہ ڈیلی ویجز پر کام کر رہا ہے؟

(ج) اس وقت بم ڈسپوزل سکواڈ میں کتنی اسامیاں خالی ہیں ان کو پُر نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں بم ڈسپوزل سٹاف کی کل تعداد 88 ہے۔

بم ڈسپوزل کمانڈر: 36(BPS-15)

بم ڈسپوزل ٹیکنیشن: 52(BPS-12)

(ب) اس وقت 56 افراد ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

بم ڈسپوزل کمانڈر: 10

بم ڈسپوزل ایکسپرٹ: 46

(ج)

1- ضلعی دفاتر شہری دفاع پنجاب میں بم ڈسپوزل سکواڈ کی 66 اسامیاں خالی ہیں ان پر بھرتی کے لئے تیزی سے کام جاری ہے تفصیل حسب ذیل ہے۔

بم ڈسپوزل کمانڈر: 24

بم ڈسپوزل ٹیکنیشن:42
بھرتی نہ ہونے کی وجوہات
سول ڈیفنس سروس رولز کے مطابق موزوں امیدوار بھرتی کے لئے نہ مل سکے۔

2۔ سول ڈیفنس سروس رولز میں ترمیم کرکے ریٹائرڈ فوجیوں کے لئے عمر کی حد بم ڈسپوزل ٹیکنیشن کی اسامی کے لئے 25سال سے بڑھا کر 45سال اور بم ڈسپوزل کمانڈر کی اسامی کے لئے 35سال سے بڑھا کر 45سال تک مقرر کر دی گئی اس بناء پر ضلعی دفتر سول ڈیفنس بھکر، پاکپتن، حافظ آباد، سیالکوٹ، ساہیوال، گوجرانوالہ، لودھراں، ملتان، اور وہاڑی میں بارہ بم ڈسپوزل کمانڈر اور دس بم ڈسپوزل ٹیکنیشن بھرتی کئے جا چکے ہیں۔

3۔ بعض اضلاع میں متعدد بار اشتہار دینے کے باوجود کسی امیدوار نے بھرتی کے لئے درخواست نہ دی۔

4۔ بھرتی نہ ہونے کی ایک اہم وجہ بم ڈسپوزل کے کام میں انتہائی فنی مہارت کا حامل ہونا ضروری ہے اور یہ لوگ انتہائی محدود تعداد میں دستیاب ہیں اور اس ڈیوٹی میں زندگی کو شدید خطرات کا سامنا ہے اس کے لئے اس طرز پر کام کرنے والے دیگر اداروں میں رسک الاؤنس اور شہید یا معذور ہونے کی صورت میں خصوصی مراعات / ترغیبات دی جا رہی ہیں لیکن اس کے برعکس سول ڈیفنس کے محکمہ میں اس ہائی رسک جاب کے لئے تنخواہ اور معمول کے الاؤنسز کے علاوہ قابل ذکر ترغیبات نہ ہیں۔

مزید برآں پنجاب کے بیشتر اضلاع میں بم ڈسپوزل کا ماہر عملہ سروس رولز کے مطابق دستیاب نہ ہے اس کے لئے حسب سابق یہ بھرتی اگر صوبائی سطح پر سول ڈیفنس ڈائریکٹوریٹ میں کرکے پنجاب میں ترجیحات کے مطابق اضلاع میں پوسٹنگ کرے۔ اس کے لئے حکومت کو پہلے ہی تجویز ارسال کی جا چکی ہے۔

لاہور پولیس میں گریڈ 18 سے اوپر کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5020: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور پولیس میں اس وقت گریڈ 18 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، تفصیل گریڈ وار بتائیں؟

(ب) ان ملازمین کی سکیورٹی کے لئے کتنے پولیس ملازمین تعینات ہیں؟

(ج) ان ملازمین کی سکیورٹی کے لئے ان کے ساتھ کتنی گاڑیاں چلتی ہیں؟

(د) ان ملازمین اور ان کی سکیورٹی یا سکواڈ میں شامل گاڑیوں کی مرمت /پٹرول /ڈیزل پر یکم جنوری2009 سے آج تک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، تفصیل گاڑی وار بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں اس وقت گریڈ18اور اوپر کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد37 ہے۔ تفصیل F/A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ملازمان کی سکیورٹی کے لئے40افراد کا عملہ تعینات ہے۔ تفصیلF/Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ملازمان کی سکیورٹی کے لئے ایک وقت میں 4 گاڑیاں چلتی ہیں۔ تفصیل F/Cایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پٹرول،ڈیزل کا خرچہ = 31832لٹر
ریپیئر کا خرچہ =-/285851 روپے
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

GOR-Iلاہور میں مزید پولیس ملازمین کی ڈیوٹی لگانے کی تفصیلات

*5021: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی او آر-I لاہور میں رہائش پذیر سرکاری ملازمین کی حفاظت اور سکیورٹی کے لئے300 کے قریب پولیس ملازمین و دیگر ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان افراد کی حفاظت / سکیورٹی کے لئے مزید سٹاف کی منظوری کا کیس وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پھر جی او آر-I میں مزید سٹاف برائے سکیورٹی منظور کرنے کی ضرورت کیوں کر ہوئی ہے؟

(د) کیا حکومت ایسے اخراجات کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی او آر-I میں سکیورٹی ڈیوٹی پر2اے ایس آئی،9ہیڈ کانسٹیبل،80کانسٹیبل کی نفری مختلف پولیس افسران و دیگر سرکاری افسران کی رہائش ہائے پر تعینات ہے۔

(ب) ایسا کوئی کیس دفتر ہذا سے ارسال نہ کیا گیا ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

(د) ۔ایضاً۔

تھانہ غازی آباد لاہور میں موٹر سائیکل چوری کے مقدمات کی تفصیلات

*5026: جناب وسیم قادر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ غازی آباد لاہور میں جون 2009 سے آج تک موٹر سائیکل چوری کی کتنی ایف آئی آرز کا اندراج ہوا؟

(ب) موٹر سائیکل چوری کے اب تک کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور ان سے کتنی موٹر سائیکلیں برآمد ہوئیں گرفتار ملزمان کے خلاف آج تک کیا کارروائی کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران جو موٹر سائیکلیں برآمد ہوئیں ان کے نمبرز سے بھی ایوان کو آگاہ فرمائیں، نیز ملزمان کو کب تک گرفتار کر لیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جون 2009 سے لے کر آج تک تھانہ غازی آباد میں موٹر سائیکل چوری کے کل 23 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) موٹر سائیکل چوری کے آج تک 10 ملزمان گرفتار ہوئے اور ان سے 6 موٹر سائیکلیں برآمد ہوئیں۔ گرفتار ملزمان کو حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا اور ان کے چالان مرتب کر کے مجاز عدالت میں ارسال کئے گئے۔

(ج) برآمد موٹر سائیکل پاک ہیرو LRY/8101، موٹر سائیکل نمبر LEO/8964 ہنڈا سی ڈی 70، موٹر سائیکل نمبر LRY/3097 ہنڈا سی ڈی 70، موٹر سائیکل نمبر LOH/6009 ہنڈا سی ڈی 70، موٹر سائیکل نمبر LWM/3623 ہنڈا سی ڈی 70، موٹر سائیکل نمبر LHZ/4320 بقایا نامعلوم ملزمان کی تلاش جاری ہے۔ انشاء اللہ جلد از جلد ملزمان کو گرفتار کر کے مقدمات کو حقائق کی روشنی میں یکسو کیا جائے گا۔

گوجرانوالہ شہر میں تھانہ وچوکیوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*5121: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان تھانہ جات اور چوکیوں میں تعینات ملازمین کی تعداد گریڈوار بتائیں؟

(ج) ان میں خالی اسامیاں گریڈوار بتائیں؟

(د) کیا حکومت خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گوجرانوالہ شہر میں گیارہ تھانہ جات اور ایک چوکی ہے جن کی تفصیل ذیل ہے (تھانہ جات)

1۔ سول لائن =گل روڈ نزد سرکٹ ہاؤس

2۔ کوتوالی =تھانہ والہ بازار

3۔ باغبانپورہ =گھنٹہ گھر چوک

4۔ گرجاکھ =گرجاکھ روڈ نزد محلہ محمد پورہ

5۔ دھلے =گلہ تاراں والہ دھلے

6۔ ماڈل ٹاؤن =سنگم روڈ نزد ٹرسٹ پلازہ

7۔ سبزی منڈی =جی ٹی روڈ شیخوپورہ موڑ

8۔ کھیالی =کھیالی روڈ نزد امین بازار کھیالی

9۔ پیپلز کالونی =چمن شاہ روڈ نزد قبرستان روڈ

10۔ سیٹلائٹ ٹاؤن =نزد پونڈہ والا چوک

11۔ جناح روڈ =جناح روڈ نزد درتہ بھال

(چوکی) 1۔ پیپلز کالونی =فیروزوالہ روڈ نزد فیروزوالہ پل

(ب) ان تھانہ جات اور چوکیوں میں تعینات ملازمین کی گریڈوار تعداد ذیل ہے۔

نام تھانہ	Insp	SI	ASI	Hc	FC
1۔ سول لائن	1	5	11	12	63
2۔ کوتوالی	1	3	7	0	52
3۔ باغبانپورہ	2	3	8	10	65
4۔ گرجاکھ	2	3	7	7	50
5۔ دھلے	1	5	12	9	52

6-ماڈل ٹاؤن	1	5	8	9	68
7- سبزی منڈی	1	4	12	14	71
8-کھیالی	1	5	7	6	58
9- پیپلز کالونی	1	3	5	10	54
10- سیٹلائٹ ٹاؤن	1	6	11	5	74
11-جناح روڈ	1	5	9	7	51
چوکی پیپلز کالونی	0	0	1	0	12

گریڈ ملازمین وافسران

انسپکٹر	BS-16=
سب انسپکٹر	BS-14=
اسسٹنٹ سب انسپکٹر	BS-11=
ہیڈ کانسٹیبل	BS-7=
کانسٹیبل	BS-5=

(ج) خالی اسامیوں کی گریڈ وار تعداد ذیل ہے۔

نام تھانہ	Insp	SI	ASI	Hc	FC
1- سول لائن	0	0	0	0	22
2-کوتوالی	0	1	0	0	33
3- باغبانپورہ	0	0	0	0	30
4- گرجاکھ	0	0	0	0	20
5-دھلے	0	0	0	0	00
6-ماڈل ٹاؤن	0	0	0	0	32
7- سبزی منڈی	0	0	0	0	31
8-کھیالی	1	1	1	0	42
9- پیپلز کالونی	0	1	1	0	21
10- سیٹلائٹ ٹاؤن	0	0	0	0	26
11-جناح روڈ	1	1	0	1	49
چوکی پیپلز کالونی	0	0	0	0	00

(د) حکومت پنجاب کی طرف سے ضلع ہذا میں 280 امیدوار برائے کانسٹیبلان بھرتی ہوئے ہیں جن کے میڈیکل سول ہسپتال سے کروائے جارہے ہیں اور تھانہ جات کی خالی اسامیاں انشاء اللہ جلد پر کر لی جائیں گی۔

سال 2009، ضلع گوجرانوالہ میں قتل کے مقدمات کا اندراج ودیگر تفصیلات

*5122: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2009 سے آج تک ضلع گوجرانوالہ میں کتنے قتل ہوئے اور کس کس تھانہ کی حدود میں ہوئے؟

(ب) ان کے مقدمات نمبر اور تھانہ کا نام بتائیں؟

(ج) کتنے مقدمات میں ملزمان نامزد کئے گئے تھے اور کتنے مقدمات نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوئے؟

(د) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں، کتنے ملزمان مفرور ہیں؟

(ہ) کیا حکومت مفرور ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 238 مقدمات میں ملزمان نامزد کئے گئے تھے اور 70 مقدمات نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان مقدمات میں 380 ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور 464 ملزمان مفرور ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت مفرور ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور مفروران کی گرفتاری کے لئے تمام تر وسائل کو بروئے کار لا رہی ہے۔

پی پی-28 بھلوال میں تھانہ جات کی تفصیلات

*5155: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-28 بھلوال سرگودھا میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار اور اسامی وار بتائیں؟

(ج) کتنی اسامیاں پُر ہیں اور کتنی کس کس گریڈ کی کس کس جگہ خالی ہیں؟

(د) خالی اسامیاں کب سے ہیں اور ان کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ بھلوال (2) تھانہ بھیرہ (3) تھانہ پھلروان (4) تھانہ میانی

(1) چوکی چک مبارک (تھانہ بھیرہ)

(ب)

تھانہ بھلوال	انسپکٹر	SI	ASI	Hc	FC
منظوری	1	2	6	5	36
موجودہ	1	6	7	6	42
تھانہ بھیرہ	انسپکٹر	SI	ASI	Hc	FC
منظوری	1	1	7	4	48
موجودہ	۔	4	6	2	26
چوکی چک مبارک	۔	1	3	1	6
تھانہ پھلروان	انسپکٹر	SI	ASI	Hc	FC
منظوری	1	2	3	3	29
موجودہ	۔	3	5	4	26
تھانہ میانی	انسپکٹر	SI	ASI	Hc	FC
منظوری	1	1	3	2	18
موجودہ	۔	2	4	3	23

(ج)

تھانہ بھیرہ	انسپکٹر	SI	ASI	Hc	FC
کمی	1	۔	۔	1	16
تھانہ پھلروان	انسپکٹر	SI	ASI	Hc	FC
کمی	1	۔	۔	۔	3
تھانہ میانی	انسپکٹر	SI	ASI	Hc	FC
کمی	1	۔	۔	۔	۔

(د) کوئی خالی اسامی نہ ہے اور حال ہی میں 136 کانسٹیبلان بھرتی کئے گئے ہیں جن کو بعد ٹریننگ مختلف تھانہ جات میں تعینات کر کے کمی نفری پوری کی جائے گی۔

ضلع حافظ آباد۔ 09-2008 میں چوری، ڈکیتی، اغواء و قتل کی تعداد

*5218: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع حافظ آباد میں سال 09-2008 میں ڈکیتی، چوری، راہزنی، مویشی چوری، اغواء اور قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) مذکورہ بالا کیسز میں کتنی گرفتاریاں، و برآمدگیاں ہوئیں ان ملزمان کو کیا کیا سزائیں ہوئیں اور برآمدگیاں متعلقہ لوگوں کو واپس کر دی گئیں، اگر ہاں تو ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزارش ہے کہ ضلع حافظ آباد میں سال 09-2008 کے دوران ڈکیتی کے 63 چوری کے 1181 راہزنی کے 290 مویشی چوری کے 388 اغواء کے 303 اور قتل کے 197 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) مذکورہ بالا جرائم میں ڈکیتی کے مقدمات میں 252 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ان سے برآمدگی مال مسروقہ مالیتی -/10566900 روپے ہوئی اور ڈکیتی کے کسی مقدمہ میں ابھی سزا نہ ہوئی ہے۔ چوری کے مقدمات میں 2156 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ان سے برآمدگی مال مسروقہ مالیتی -/132876243 روپے ہوئی۔ چوری کے 30 مقدمات میں عدالت مجاز نے قید اور جرمانہ کی سزائیں دیں۔ راہزنی کے مقدمات میں 615 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ان سے برآمدگی مال مسروقہ مالیتی -/32352250 روپے ہوئی۔ اور راہزنی کے کسی مقدمہ میں سزا نہ ہوئی ہے مویشی چوری کے مقدمات میں 707 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ان سے برآمدگی مال مویشی مالیتی -/20039500 روپے ہوئی۔ سرقہ مویشی کے 11 مقدمات میں عدالت نے ملزمان کو قید اور جرمانہ کی سزائیں دیں۔ اغواء کے مقدمات میں 848 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور صرف ایک مقدمہ میں عدالت مجاز نے سزا دی۔ قتل کے مقدمات میں 540 ملزمان کو گرفتار کیا گیا صرف ایک مقدمہ میں عدالت نے ایک ملزم کو موت کی سزا کا حکم سنایا۔

ایسے تمام مقدمات جن میں مال مسروقہ برآمد ہوا بعد از شناخت و تصدیق اصل مالکان کے حوالے عدالت مجاز کی طرف سے حکم سپرداری اور فیصلہ ہونے کے بعد حاصل کیا گیا جن کی تفصیل ذیل ہے۔

15 کاریں، 32 موٹر سائیکل، 7 ٹریکٹر، ایک بس، ایک ٹرک اور جیپ کے علاوہ 722 مال مویشی اور تقریباً 3 کروڑ 58 لاکھ 34 ہزار 8 سو 93 روپے مالیت کا دیگر سامان و نقدی۔

ضلع رحیم یار خان، خطرناک اشتہاری ملزمان سے نمٹنے کے لئے جدید اسلحہ فراہم کرنے کی تفصیلات

*5259: میاں شفیع محمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں سندھ بارڈر سے ملحقہ دریائی کچہ کے علاقہ میں موجود خطرناک اشتہاری ملزمان سے نمٹنے کے لئے ضلعی پولیس فورس کو فراہم کردہ وسائل ناکافی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں جرائم کے سدباب کے لئے فورس کو جدید اسلحہ، بکتر بند گاڑیاں دینے اور مزید چیک پوسٹیں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) امن وامان کے پیش نظر مذکورہ علاقہ میں اغواء برائے تاوان کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کے سدباب کے لئے حکومت نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ہذا کو فراہم کردہ وسائل ناکافی نہ ہیں۔ حال ہی میں 10 دریائی چیک پوسٹیں قائم کی گئی ہیں جہاں 200 ریٹائرڈ آرمی کے جوان دن رات چوکس ڈیوٹی کر رہے ہیں اس کے علاوہ ضلع پولیس بھی اپنے طور پر خطرناک مجرموں کے خلاف کارروائی میں مصروف ہیں۔

(ب) حکومت کی طرف سے جدید اسلحہ APC گاڑی مہیا کر دی گئی ہے اور 10 دریائی چیک پوسٹیں قائم ہو کر کام کر رہی ہیں۔

(ج) نئی چیک پوسٹیں قائم کی گئی ہیں۔ بکتر بند گاڑیاں اور آرمی سے ریٹائرڈ جوان تعینات کئے گئے ہیں اور نفری کی تعداد میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ دن رات گشت کو یقینی بنایا گیا ہے۔ کافی حد تک اغواء برائے تاوان کی وارداتوں پر کنٹرول ہو چکا ہے۔

لاہور۔ جعلی ادویات کی تیاری پر حکومتی اقدامات

*5408: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کرائمز سرکل لاہور نے ماہ نومبر 2009 میں بند روڈ اور شاہدرہ میں چھاپے مار کر جعلی ادویات تیار کرنے والی دو فیکٹریوں کے مالکان کو گرفتار کیا؟

(ب) ملزموں کے قبضے سے جعلی ادویات کی کتنی مقدار برآمد ہوئی نیز ان کے خلاف کس تھانے میں مقدمہ درج ہوا، اگر نہیں تو کیوں اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں ایک فیکٹری کا مالک گرفتار جبکہ دوسرا فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2009 میں نہ تو بند روڈ اور نہ ہی شاہدرہ سرکل لاہور میں کسی فیکٹری پر چھاپہ مارا گیا ہے جو کہ اصل ادویات تیار کرتی ہیں اور نہ ہی سرکل ہائے کے تھانہ جات میں کوئی جعلی ادویات تیار کرنے والی فیکٹریاں موجود ہیں۔

(ب) سال 2009 میں کوئی بھی جعلی ادویات برآمد نہ کی گئی ہیں اور نہ ہی کوئی مقدمہ درج رجسٹر ہوا ہے۔

(ج) اس کے متعلق نہ ہی کوئی مقدمہ درج رجسٹر ہو کر تفتیش عمل میں لائی گئی ہے اور نہ ہی کوئی ملزم گرفتار ہوا ہے یا فرار ہوا ہے۔

لاہور۔ایمپلی فائر ایکٹ کی خلاف ورزی پر کارروائی کی تفصیل

*5409: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں سال 2009 کے دوران ایمپلی فائر ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے پر کتنے لوگوں کو جرمانہ اور سزائیں ہوئیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایمپلی فائر ایکٹ پر عملدرآمد کرانے کی ذمہ داری ضلع کی مقامی پولیس کو سونپی گئی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں سال 2009 کے دوران ایمپلی فائر ایکٹ کی خلاف ورزی پر کل 109 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔ جن میں سے 95 مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں ایک مقدمہ زیر تفتیش ہے، ایک مقدمہ خارج ہوا جبکہ 7 مقدمات میں 13 ملزمان کو -/7500 روپے جرمانہ ہوا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایمپلی فائر ایکٹ پر عملدرآمد کرانے کی ذمہ داری مقامی پولیس کو ہی سونپی گئی ہے جس پر سختی سے عملدرآمد ہو رہا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

ضلع رحیم یار خان، انوسٹی گیشن پولیس کی منظور شدہ اسامیاں ودیگر تفصیلات

*5452: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں انوسٹی گیشن پولیس کی کتنی برانچیں کام کر رہی ہیں ان میں کل کتنے پولیس اہلکاران و آفیسرز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں اہلکاران وافسران انوسٹی گیشن پولیس کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(ج) رحیم یار خان شہر میں 09-2008 کے دوران انوسٹی گیشن پولیس کو کتنے کیسز تفتیش کے لئے دیئے گئے اور ان میں کتنے کیسز میں تفتیش مکمل ہو چکی ہے اور کتنے کیسز ایسے ہیں جو ابھی تک زیر التواء ہیں، ان کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(د) جن کیسوں کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے ان میں کل کتنے ملزمان کو نامزد کیا گیا اور ان سے کتنی برآمدگیاں ہوئیں اور کیا برآمدگیاں اصل مالکان تک پہنچا دی گئیں، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) انوسٹی گیشن برانچ=1 تعداد پولیس اہلکاران جو ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں=723

(ب) منظور شدہ اہلکاران وافسران پولیس=726 خالی اسامیاں ڈی ایس پی=3

(ج) سال 2008 میں 9299 مقدمات انوسٹی گیشن پولیس کو تفتیش کے لئے دیئے گئے۔ تعداد مقدمات جن کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے 9299 سال 2009 میں 10651 مقدمات انوسٹی گیشن پولیس کو تفتیش کے لئے دیئے گئے۔ تعداد مقدمات جن کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے۔ 10385 جن میں سے ابھی تک 266 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔ جن میں ملزمان کی گرفتاری اور برآمدگی بقایا ہے۔

(د) تعداد ملزمان جو نامزد کئے گئے 38029 برآمدگی جو ملزمان سے کی گئی -/273354206 روپے مالیت کا مال مسروقہ برآمد کیا اور تمام برآمدگی اصل مالکان تک پہنچا دی گئی ہے۔

قربان لائن لاہور کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*5487: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) قربان لائن لاہور کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کیا قربان لائن لاہور کا رقبہ محکمہ داخلہ (پنجاب پولیس) کا ملکیتی ہے؟

(ج) اگر تمام رقبہ محکمہ داخلہ کی ملکیت نہ ہے تو بقیہ دیگر مالکان کے نام اور رقبہ بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

ایکڑ	کنال	مرلہ	فٹ
33	02	13	20

(ب) جی ہاں! قربان لائن کا رقبہ پنجاب پولیس کی ملکیت ہے۔

(ج) قربان لائن کا تمام رقبہ محکمہ داخلہ پنجاب پولیس کی ملکیت ہے۔

قربان لائن لاہور کے ملازمین کے لئے رہائشی کالونی بنانے کا مسئلہ

*5488: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) قربان لائن لاہور میں پولیس نفری کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قربان لائن میں پولیس نفری کو rest دینے کی غرض سے کمروں کی سہولت، سونے کے لئے بستروں کی سہولت اور کھانے کے لئے mess کی سہولت میسر ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایلیٹ فورس کے لئے بھی قربان لائن میں درج بالا سہولیات میسر ہیں؟

(د) کیا قربان لائن میں پولیس افسران و اہلکاران کے لئے اپنے خاندان کے ہمراہ رہنے کے لئے رہائشی سہولیات میسر ہیں اگر ہاں تو ان کی تعداد کیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت افسران و اہلکاران کے لئے قربان لائن کی حدود میں رہائش کالونی کی سکیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) قربان لائن میں کل نفری3100ہے جبکہ اس کے علاوہ دفاتر موجود ہیں جن میں DIG صاحب شیخوپورہ VIP.VVIP، کمانڈنٹSSP،PCصاحب سپیشل برانچ، ایڈیشنل IG انٹیلی جنس و دیگر سٹاف موجود ہیں۔

(ب) قربان لائن پولیس نفری کو ریسٹ دینے کے لئے کمروں کی سہولت سونے کے لئے بستروں کی سہولت اور کھانے کے لئےmessمیسر ہے۔

(ج) ایلیٹ فورس کو میس کی سہولیات میسر ہیں، رہائشی کا مکمل انتظام نہ ہونے کے برابر ہے، پینے کے لئے صاف پانی میسر نہ ہے۔

(د) قربان لائن میں موجود گزیٹڈ افسران کی رہائش کا مکمل انتظام نہ ہے۔ جبکہ اپر سپارڈینیڈ اور لوئر سپارڈینیڈ کی اپنے خاندانوں کے ہمراہ رہائش کا انتظام نہ ہے۔

(ہ) گزارش ہے کہ قربان لائنز لاہورAddlآئی جی صاحب Telecommunication کی administration میں آتی ہے۔ مزید برآں ایسی کوئی تجویزCCPLمیں زیر غور نہ ہے۔

لاہور۔ محکمہ داخلہ کی406کنال اراضی کی تفصیلات

*5514: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع سنگت پورہ لاہور میں صوبائی محکمہ داخلہ کی406کنال اراضی موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ زمین پر ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی لاہور نے قبضہ کیا ہوا ہے، اس سلسلہ میں محکمہ نے آج تک جو جو اقدامات اٹھائے ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے موضع سنگت پورہ میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کی406کنال3مرلے اراضی موجود ہے جو کہ کھیوٹ نمبر58 کھتونی نمبر122تا128میں واقع ہے۔ جس میں سے50کنال اراضی جو کہ خسرہ نمبر607,598,597,591,590اور608پر مشتمل ہے مجاز اتھارٹی کی منظوری

سے ہائیکورٹ کے نام ٹرانسفر کر دی ہے جو کہ ججز کی رہائشی کالونی کے لئے استعمال کی جائے گی۔

(ب) درست نہ ہے حقیقت یہ ہے کہ ڈی ایچ اے نے سول عدالت میں دعویٰ دائر کرکے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو پراجیکٹ شروع کرنے سے روکنے کی استدعا کی ہے۔ دعویٰ متذکرہ محترمہ غزالہ یاسمین درجہ اول لاہور کی عدالت میں زیر سماعت ہے جس میں آئندہ سماعت 10۔04۔16 کو ہونا ہے۔

ضلع جہلم میں پولیس کی منظور شدہ و خالی اسامیوں کی تفصیلات

*5526: جناب محمد فیاض: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم کے لئے پولیس نفری کی منظور شدہ اسامیوں کی عہدہ وار تعداد بیان فرمائیں؟

(ب) کسی بھی ضلع کے لئے پولیس نفری کی تعداد کا تعین کون سی اتھارٹی کس فارمولے کے تحت کرتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ رقبے اور آبادی کے لحاظ سے ضلع جہلم میں پولیس نفری کی تعداد انتہائی ناکافی ہے؟

(د) اس وقت ضلع جہلم میں پولیس نفری کی خالی اسامیوں کی عہدہ وار تفصیل اور یہ کب سے خالی ہیں، بیان فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت ضلع جہلم میں پولیس نفری بڑھانے اور خالی اسامیوں کو فوری پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فارمولا برائے تعین تعداد نفری:۔ بحوالہ باب نمبر2 فقرہ نمبر2 پولیس رولز1934

450 افراد کے لئے ایک کانسٹیبل	ایک ہیڈ کانسٹیبل برائے 10 کانسٹیبلان
ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر برائے 5 ہیڈ کانسٹیبلان	ایک سب انسپکٹر برائے 100 کانسٹیبلان

نفری کے تعین و منظوری کی مجاز صرف صوبائی حکومت ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع جہلم میں پولیس کی منظور شدہ و خالی اسامیوں کی تفصیلات

Sanctioned 913

Posted 913

ضلع ہذا میں نفری کی کمی کو پورا کر دیا گیا ہے۔

بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان اور بلوچ لیوی میں خالی اسامیوں کی تفصیلات

*5575: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان اور بلوچ لیوی میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور اس کی موجودہ strength کیا ہے؟

(ب) مذکورہ فورس کا گورننگ ایریا کتنے کلومیٹر پر محیط ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان

منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
518	147

بلوچ لیوی ڈیرہ غازیخان

منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
502	316

(ب) بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان

سلسلہ کوہ سلیمان کا 2500 مربع میل پر BMP کا گورننگ ایریا محیط ہے۔

بلوچ لیوی ڈیرہ غازی خان

بلوچ لیوی کا کوئی گورننگ ایریا نہ ہے کیونکہ یہ reserve فورس ہے جس کو ضرورت کے مطابق بالامداد پنجاب پولیس ڈیرہ غازی خان / راجن پور کے میدانی علاقہ اور BMP ڈیرہ غازی خان و راجن پور کے پہاڑی علاقہ میں امداد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے نیز ضلعی حکومتی نظام سے قبل فورس ہذا کو کمشنر کے ماتحت چاروں اضلاع میں استعمال کیا جاتا رہا ہے جبکہ محرم ڈیوٹی، فلڈ ڈیوٹی، جرائم کی روک تھام، الیکشن ڈیوٹی اور خصوصی آپریشن ہائے شامل ہیں۔ مزید برآں فورس ہذا میدانی علاقہ کے علاوہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے

4000مربع میل کے ایریا کوہ سلیمان میں اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ نیز پہاڑی علاقہ میں اہم تنصیبات اور شمالی علاقہ متصلہ خیبر پختونخواہ و بلوچستان صوبہ ہائے کے بارڈر پر تخریب کاری کو روکنے کے لئے BMP کے ساتھ بھی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق اعجاز احمد کاہلوں صاحب کی ہے۔ جی، کاہلوں صاحب!

چودھری محمد ارشد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

چودھری محمد ارشد: شکریہ۔ جناب سپیکر! محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی طرف سے جو چیزیں شیخ علاؤالدین صاحب پر پھینکی گئی ہیں خدا کی قسم انہیں دیکھ کر ہمیں شرم آ رہی ہے [****] ہم چاہتے ہیں کہ اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے۔ [************]

جناب سپیکر: تمام غیر شائستہ الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔ چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ کاہلوں صاحب! تحریک استحقاق پڑھیں۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔۔۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر
"ہمارا استحقاق مجروح کرنے پر معذرت کی جائے" کہنے لگے)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں اور مجھے کارروائی شروع کرنے دیں۔ جی، سوہنا صاحب!

(اس مرحلہ پر چودھری عبدالرزاق ڈھلوں نے سیاہ رنگ کا "ہینڈ بیگ"
لہرا کر کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا کہ "اسے چیک کروایا جائے۔")

(شور وغل)

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 824 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ ڈھلوں صاحب! میں آپ کو warn کر رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔[************]

سوہنا صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! House in order ہو گا تو میں بات شروع کروں گا۔

جناب سپیکر: معزز ممبران سے درخواست ہے کہ وہ خاموشی سے اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں کیونکہ میں نے floor سوہنا صاحب کو دیا ہے لہذا مجھے ان کی بات سننے دیں۔[************]

Order please, order in the House جی، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! کل سے آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ اس House کی کارروائی چلانے کے لئے حکومتی بنچوں اور اپوزیشن بنچوں کا روّیہ کیا ہے؟ اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اس House کی کارروائی چلانے کے لئے حکومت خود سنجیدہ نہیں ہے۔(شور و غل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: اگر وہ سنجیدہ نہیں ہوں گے تو خود suffer کریں گے۔

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور خان): جناب سپیکر! یہ جھوٹے ہیں، جمہوریت کے دشمن ہیں---[***](شور و غل)

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! آپ کا اس House میں بیٹھنے کا ایک طویل تجربہ ہے لیکن کبھی نہیں ہوا کہ حکومتی بنچوں نے---(شور و غل)

جناب سپیکر! یہ دیکھ لیں، انہیں چپ کرایا جائے۔ آپ سب سے بڑے منصف ہیں۔ مجھے بتایا جائے کہ اس House کو چلانے کے لئے جس تحمل اور بردباری کی ذمہ داری حکومتی بنچوں پر آتی ہے کیا وہ یہاں میسر ہے؟

معزز ممبران حزب اقتدار: میسر ہے، میسر ہے---

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! یہ دیکھ لیجئے---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 824 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: دونوں طرف سے حساب برابر ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: یہ دیکھ لیں کہ یہ ایک فقرہ سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے سننے دیا جائے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! اگر میں کوئی غلط بات کر رہا ہوں تو ان کو اختیار ہے کہ آپ ان کو پوائنٹ آف آرڈر دیں اور یہ میری بات کا جواب دیں۔ جب یہ میری بات ہی نہیں سننا چاہتے۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: ان کی بات تو سننے دیں، آپ کیا کرتے ہیں؟ جب ان کی بات ختم ہو جائے گی پھر آپ جواب دے دینا۔ جی، سوہنا صاحب!

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس House کے Custodian ہیں۔ میں کسی کی ذاتی طور پر تضحیک نہیں کر رہا ہوں لیکن انہیں میری بات تو سننی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، سائیں! آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ وہ حکومتی ذمہ داری جو اس House کو چلانے کے لئے کیبنٹ کے ممبران پر ہے اور حکومتی بنچوں پر ہے جب تک وہ اس ذمہ داری، اس بردباری اور تحمل مزاجی کو House میں نہیں لے کر آئیں گے تو پھر جمہوریت کا نقصان ہو جائے گا اور اس اسمبلی کا نقصان ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! آج اس House کی خواتین کے متعلق میرے ایک معزز دوست نے جن الفاظ میں تبصرہ کیا ہے وہ اس House میں ہونے والی کارروائی کے سیاہ ترین الفاظ ہیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: جھوٹ، جھوٹ، جھوٹ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میں نے کارروائی سے حذف کرا دیئے ہیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! اس اسمبلی کی معزز ممبر خاتون کو اس طرح سے مخاطب کرنا شیوہِ مردانگی نہیں ہے۔ میں اپنے اپوزیشن کے دوستوں کی طرف سے آپ سے درخواست کر رہا

ہوں کہ متعلقہ ممبر اسمبلی خواتین کی اس توہین پر معافی مانگیں یا آپ باقی دنوں کے لئے جب تک یہ اجلاس چلنا ہے اُن کی House میں داخلے پر پابندی لگائیں۔ اگر ان دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہ ہوئی تو ہم باقی دنوں کے لئے اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر جانے لگے)

جناب سپیکر: ایسا نہ کریں، ایسا نہ کریں۔ آپ بات سن کر جائیں، مہربانی کریں۔ یہ تحریک استحقاق اعجاز احمد کاہلوں صاحب کی ہے اگر آپ اس کا جواب لینا چاہیں اور سننا چاہیں تو ٹھیک ہے ورنہ آپ کی مرضی ہے۔ آپ نہ جائیں، آپ نے بھی بہت کچھ کیا ہے۔ جو کچھ آپ نے ادھر پھینکا ہے وہ بھی ہم نے دیکھ لیا ہے اور یہ اچھی بات نہیں ہوئی ہے۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ نہیں بولیں گے، آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو چیزیں مجھے ماری گئی ہیں کیا میرا کوئی استحقاق نہیں ہے؟ اب آپ اس کو دیکھنے کے لئے کمیٹی بنائیں۔۔۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: شیخ صاحب! دیکھیں، آپ سارا ماحول خراب کرتے ہیں۔ پلیز، آپ تشریف رکھیں۔ جب آپ لکھ کر لائیں گے پھر بات کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے بڑی امید تھی کہ میرے بھائی اشرف سوہنا صاحب جو یہاں shouting session ہوا ہے اس کے بارے میں کم از کم حقائق کے مطابق بات کریں گے۔ وہ حقائق آپ کے سامنے اور اس ایوان کے سامنے رکھیں گے پھر اس کے مطابق جہاں جہاں پر اور جس جس ممبر سے تجاوز ہوا ہے، یقیناً دونوں طرف سے تجاوز ہوا ہے اس کی آپ کی طرف سے جب direction جائے گی تو وہ اپنی بات کو واپس لیں گے اور اپنے روّیے کی معذرت کریں گے۔ آج جو Question Hour تھا میں سمجھتا ہوں کہ پہلی مرتبہ ممبران نے بہت زیادہ دلچسپی لی اور ایک ایک سوال پر تقریباً سات سات، آٹھ آٹھ ضمنی سوال ہوئے ہیں، محترم شیخ علاؤالدین صاحب اس وقت ضمنی سوال کرنے کے لئے اٹھے تھے، کوئی اور بات نہیں تھی، ان کے ضمنی سوال کرنے پر پھر

دوسری طرف سے جو روّیہ اپنایا گیا اور اس کے جواب میں شیخ علاؤالدین صاحب نے بات کی۔ پھر جب پریس میں سے جو چیزیں نکال کر ماری گئیں اور انہوں نے عجلت میں ایک ایسی چیز بھی نکال کر ماری کہ جس کا میں ذکر نہیں کر سکتا۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے معزز بھائی اگر اس issue پر بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ آپ کے چیمبر میں آکر بات کریں۔ اگر حکومتی معزز ممبر کی طرف سے جس معزز ممبر کے ذمہ جو تجاوز یا غلطی نکلے گی اس پر نہ صرف وہ معزز ممبر بلکہ میں بھی معذرت کروں گا لیکن حقائق کو اس طرح سے رکھیں کہ جو اُس طرف سے تجاوز یا غلطی سامنے آئے اس پر وہ اپنی شرمندگی کا اظہار کریں۔ یہ نہیں ہے کہ تین چار خواتین کے آگے پورے House کو یرغمال نہیں بنایا جا سکتا اور پورے House کی کارروائی کو اس طرح سے روکا نہیں جا سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری یہ استدعا ہے کہ آپ اس بات پر پورا اختیار رکھتے ہیں، آپ بے شک کمیٹی بنائیں اور معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے بھیجیں لیکن ان کے ساتھ ایک دفعہ آپ کے چیمبر میں بیٹھ کر dialogues ہونے چاہئیں، وہاں پر بیٹھ کر ان روّیوں پر غور ہونا چاہئے کہ کس طرف سے کب غلطی ہوئی، کس طرح سے ہوئی اور اس پر کس کس کو اپنے روّیہ پر شرمندگی کا اظہار کرنا چاہئے۔ اب میں آپ سے استدعا کروں گا کہ بقیہ ایوان کی کارروائی کو آگے بڑھائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، تحاریک استحقاق کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ چودھری عبدالغفور صاحب، ڈاکٹر اسد اشرف صاحب، ملک احمد علی اولکھ صاحب اور محترمہ غزالہ سعد رفیق صاحبہ معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے جائیں۔

(اس مرحلہ پر چودھری عبدالغفور، ڈاکٹر اسد اشرف، ملک احمد علی اولکھ اور محترمہ غزالہ سعد رفیق معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نوانی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز ممبران جس طرح non serious ہیں اور ہماری قوم ہمیں دیکھ رہی ہے لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ کس اطراف کے معزز ممبران serious ہیں یا کس اطراف کے معزز ممبران non serious ہیں۔ مجھے یہ بات بڑے افسوس سے کہنا پڑتی ہے کہ جو روّیہ House میں اختیار کیا جا رہا ہے وہ چاہے جس طرف سے بھی ہے وہ نہایت

ہی قابل اعتراض ہے۔ میں تمام معزز ممبران سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم نے اس نظام کو چلانا ہے، اگر ہمیں اس نظام سے محبت ہے اور اس نظام کی وجہ سے ہمارا صوبہ اور ملک ایک بہتر انداز سے چل سکتے ہیں تو پھر ہمیں اپنے روّیوں کا تجزیہ کرنا ہوگا اور ہمیں اپنے روّیوں پر غور و فکر کرنا ہوگا۔ مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان لابیوں میں بیٹھے ہوئے لوگ جب ہمارے روّیوں کو دیکھتے ہیں تو وہ نہایت ہی مایوس ہو کر اس House کی لابیوں سے باہر جاتے ہیں۔ انہی حالات کو دیکھتے ہوئے جب ہم اپنے حلقوں میں جاتے ہیں تو ہمارے اپنے ووٹرز ہم سے یہ سوال کرتے ہیں کہ آپ اسمبلیوں میں بیٹھ کر کیا کر رہے ہیں، کیا ہم نے آپ کو ممبر اسی لئے بنایا تھا کہ آپ وہاں جا کر اس طرح کی گفتگو کریں، اس طرح کا روّیہ اختیار کریں؟ ہمیں ہر معزز ممبر کو اپنا تجزیہ کرنا ہے، اگر ہم نے اس نظام اور اس صوبے کو بہتر ڈگر پر چلانا ہے تو سب سے پہلے ہمیں اپنے روّیوں کو درست کرنا ہوگا یہ بات کوئی قابل تعریف نہیں ہے جو اس House میں اختیار کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ملک ندیم کامران صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی بات ہوئی ہے اس پر کافی لوگ بات کر بھی چکے ہیں اور ابھی میرے بھائی نے بھی بڑی اچھی بات کی ہے۔ آپ نے کمیٹی بھی نامزد کر دی ہے جو کہ باہر چلی گئی ہے تو اب میرا خیال ہے کہ House کی کارروائی چلنی چاہئے تاکہ یہ معاملات آگے بڑھ سکیں۔ آج کرکٹ میچ بھی ہے اور پوری قوم کی بھی امیدیں ہیں۔۔۔

رپورٹیں

(جو ایوان میں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بطور چیئر مین سٹینڈنگ کمیٹی

Notice of the Amendment to the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، next رانا محمد افضل خان صاحب مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

لائیو سٹاک فارم خضر آباد سرگودھا کی موجودہ لیز کی رقم کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں

Present Lease Amount of Khizrabad Livestock Farm Sargodha

کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب جناب محمد نعیم اختر بھابھا مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف و اشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں، میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودات قانون (ترمیم) قوانین پنجاب ،(ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب ، قابض مزارعین اور مقرریداروں کو عطائے حقوق مالکانہ ، پنجاب ، (ترمیم) رجسٹریشن ،(ترمیم) جائیداد کی منتقلی بذریعہ ہندو دستاویز ،(ترمیم) صوبائی دیوالیہ ،(ترمیم) خیراتی اور مذہبی اوقاف ،(ترمیم) (قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ) ہندو ورثہ ،(دوسری ترمیم) ہندو قانون وراثت مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال ، ریلیف واشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد نعیم اختر بھابھا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

1. The Punjab Laws (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 9 of 2011).
2. The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2011 (Bill No.10 of 2011)
3. The Punjab Conferment of Proprietary Rights on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011 (Bill No.11 of 2011)
4. The Registration (Amendment) Bill 2011 (Bill No.19 of 2011)
5. The Hindu Disposition of Property (Amendment) Bill 2011 (Bill No.20 of 2011)
6. The Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011 (Bill No.21 of 2011)
7. The Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011 (Bill No.22 of 2011)
8. The Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011 (Bill No.23 of 2011) and

9. The Hindu Law of Inheritance (Second Amendment) Bill 2011 (Bill No. 24 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، اگلی رپورٹ چودھری عبدالرزاق ڈھلوں صاحب کی ہے۔ وہ مجلسِ خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر2304 کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Starred Question No. 2304 asked by Mrs Ayesha Javed MPA, W-355

کے بارے میں مجلسِ خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Starred Question No. 2304 asked by Mrs Ayesha Javed MPA, W-355

کے بارے میں مجلسِ خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کی جائے۔ "

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"Starred Question No. 2304 asked by Mrs Ayesha Javed MPA, W-355

کے بارے میں مجلسِ خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹ

(جو ایوان میں پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب محترمہ سکینہ شاہین صاحبہ مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! میں

"The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2011,
(Bill No.8 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر رانا مشہود احمد خان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب میاں طارق محمود صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔ ان کی request آئی ہوئی ہے لہذا یہ اگلے session تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد محترمہ حمیرا اویس شاہد صاحبہ کی تحریک التوائے کار ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ حمیرا اویس شاہد بائیکاٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! یہ پیش ہو چکی ہے۔اس پر کمیٹی کی درخواست ہے کہ بے سلم کا پراجیکٹ چار لفظوں میں پیش نہیں ہو سکتا تو میں یہ درخواست کروں گی کہ اس پر سپیشل کمیٹی بنا دی جائے تاکہ ہم اس House کے سامنے اس پورے سسٹم کو واپس لا سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب! یہ تحریک پیش ہو چکی ہے، pending کی گئی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی، یہ پیش ہو چکی ہے اور اس میں ان کی سیکرٹری زراعت اور خزانہ سے بات ہوئی تھی اور میرے آفس میں میٹنگ بھی ہوئی تھی۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! بے سلم پر سٹیٹ بنک کی پالیسی آ گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ اس کو pending فرما دیں۔ اگر سپیشل کمیٹی کی ضرورت ہوئی تو بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! میری سینئر مشیر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب سے بات ہوئی تھی اور وہ بھی بہت interested تھے کہ اس پر کمیٹی بنائی جائے۔اس حوالے سے کچھ حقائق ہیں جو مصروفیات کی بناء پر میں آپ کو communicate نہیں کر سکی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔لاء منسٹر صاحب! آپ نے اس پر observation دی تھی کہ اگر اس پر کمیٹی بن جائے تو۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ اس کو کل تک pending فرما دیں۔ میں اس پر ڈیپارٹمنٹ کا view لے لوں، اگر کمیٹی بنانی ہو گی تو کل بنا دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انشاء اللہ تعالیٰ کل ہم اس پر کمیٹی بنا دیں گے۔اب شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 11/114 ہے۔ تحریک پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: بہت شکریہ۔جناب سپیکر! میں آپ کا ایک منٹ لوں گا کہ جو آج میرے ساتھ ہوا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! پلیز۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سُن لیجئے۔اب آپ تشریف لے آئے ہیں، مجھے سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ میں آپ کی بات سُنوں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ ثمینہ خاور حیات
ایوان میں واپس تشریف لائیں اور "لوٹے ٹھاہ" کا نعرہ لگا کر چلی گئیں)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ یہ دیکھیں کہ آج جو چیزیں انہوں نے مجھے ماری ہیں اور ہمارے محترم لاء منسٹر صاحب نے جس کا ذکر کیا مجھے تو شرم آتی ہے۔ میرا ابھی تو استحقاق بنتا ہے۔ یہ ریکارڈ پر لایا جائے اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ میں صرف اس قوم، ملک اور صوبے کی بہتری کے لئے یہاں بیٹھا ہوں۔ میری پارٹی بھی واک آؤٹ کر سکتی ہے، پورا treasury bench بھی واک آؤٹ کر سکتا ہے۔ آج میرے میڈیا میں بیٹھے ہوئے تمام بھائیوں نے دیکھا ہے کہ مجھے کس طرح چیزیں ماری گئی ہیں اور مجھے وہ چیزیں لگی ہیں۔ میرا ابھی استحقاق ہے، میں کوئی معذرت خواہانہ رویہ اختیار نہیں کروں گا۔ میں نے اس کو کچھ نہیں کہا، میں نے ایک لفظ نہیں بولا۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! تمام معاملات آپ نے دیکھے ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس پر کمیٹی بنائیں۔ میں بھی جواب دہ ہوں جو میں نے کیا ہے اور آپ جو فیصلہ کریں گے اور House جو فیصلہ کرے گا میں مانوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب آپ تحریک پیش کریں۔

ملٹی نیشنل کمپنیوں کی طرف سے مضر صحت فارمولا دودھ کی فروخت

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نوزائیدہ بچوں کے لئے جو دودھ (formula milk) مارکیٹ میں بیچا جا رہا ہے وہ حقیقتاً بچوں کے لئے انتہائی مضر ہے۔ بچوں کے لئے ماں کے قدرتی دودھ کے نعم البدل کے طور پر بکنے والا یہ formula milk جو حقیقتاً (Protection of Breastfeeding & Child Nutrition Ordinance 2002) کی کھلی خلاف ورزی ہے جس میں تمام ملٹی نیشنل کمپنیاں ملوث ہیں۔ یہ formula milk (Section 9 (3d) of the Ordinance) جس کے تحت ان تمام کمپنیز کو اس formula milk کو ماں کے دودھ سے ہم پلہ قرار دینا جرم ہے لیکن یہ کمپنیاں ملی بھگت سے مسلسل عوام کا استحصال کر رہی ہیں۔ اس کے

ساتھ ساتھ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اس formula milk کو بچے کو پلانے کے لئے تیاری میں جس احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے یہ کمپنیاں اپنے اس اہم فرض سے بھی مجرمانہ چشم پوشی کر رہی ہیں لہذا والدین کم علمی کی وجہ سے formula milk کو صحیح بنا بھی نہیں سکتے۔ formula milk کے ڈبے پر بچے کی تصویر دینا Ordinance کے Section 9(3e) کی بھی خلاف ورزی ہے لیکن والدین کو ورغلا کر خوبصورت اور صحت مند بچوں کی تصاویر والے ڈبوں میں formula milk بیچ کر ایک طرف بچوں سے زیادتی کی جا رہی ہے تو دوسری طرف ماؤں کو قدرتی breastfeeding سے جو کہ ان کے لئے انتہائی ضروری ہے کو مختلف وہمات اور disfiguring وغیرہ کے چکر میں ایک ایسی نسل تیار کرائی جا رہی ہے جو کسی صورت صحت مند نہ ہو گی۔ مزید افسوس یہ ہے کہ Ordinance کے Section 9(2) جس کے تحت تمام کمپنیوں پر لازم ہے کہ وہ ڈبوں پر breastfeeding کے فوائد لکھیں لیکن کوئی کمپنی ایسا نہیں کر رہی۔ ایک تکلیف دہ حقیقت یہ بھی ہے کہ تمام ملٹی نیشنل کمپنیاں formula milk کو drug & medicine مارکیٹ کے ذریعے فروخت کر رہی ہیں اور اس میں عام ڈاکٹروں اور child specialists کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ آج اس formula milk product کی وجہ سے لکھو کھا بچوں کی صحت کو خطرات کا سامنا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

سرکاری کارروائی

رپورٹ

(جو ایوان میں پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

Laying of the Annual Report of the Punjab Pension Fund for the year 2008-09. Minister for Law!

پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ برائے سال2008-09
کاایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Mr. Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Pension Fund for the year 2008-09.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Pension Fund for the year 2008-09 has been laid.

(رپورٹ پیش ہوئی)

مسودات قانون
(جو متعارف ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اس کے بعد
Minister for Law to introduce the Lahore Ring Road Authority Bill 2011

مسودہ قانون لاہور رنگ روڈ اتھارٹی مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Lahore Ring Road Authority Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Lahore Ring Road Authority Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Communication and Works for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Antiquities (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Antiquities (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Antiquities (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Culture and Youth Affairs for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Disable Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011

مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Disable Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Disable Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal for report up to 30th April 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal for report up to 30th April 2011.

مسودات قانون
(جو زیر غور لائے گئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Trusts (Amendment) Bill 2011.

Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Trusts (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Trusts (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue,

> Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Trusts (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker! I move:

"That the Trusts (Amendment) Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Trusts (Amendment) Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Trusts (Amendment) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Transfer of Property (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Transfer of Property (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Transfer of Property (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Transfer of Property (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker I move:

"That the Transfer of Property (Amendment) Bill, 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Transfer of Property (Amendment) Bill, 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Transfer of Property (Amendment) Bill, 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Partition (Amendment) Bill, 2011. Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Partition (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Partition (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Partition (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Partition (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Partition (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Partition (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take the Employment of Children (Amendment) Bill, 2011.

Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Employment of Children (Amendment) Bill, 2011, as recommended by the Standing Committee on Labor and Human Resource, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved:

"That the Employment of Children (Amendment) Bill, 2011, as recommended by the Standing Committee on Labor and Human Resource, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is;

> "That the Employment of Children (Amendment) Bill, 2011, as recommended by the Standing Committee on Labor and Human Resource, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it; the amendment is from Minister for Law. Minister for Law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That in Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, in

sub Clause (b) for the word "substituted" the word "omitted" be substituted."

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved is:

"That in Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, in sub Clause (b) for the word "substituted" the word "omitted" be substituted."

Because it's not opposed by anyone, the amendment moved and the question is:

"That in Clause 10 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, in sub Clause (b) for the word "substituted" the word "omitted" be substituted."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"The Clause 10 of the Bill as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Employment of Children (Amendment) Bill, as amended, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Employment of Children (Amendment) Bill, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Employment of Children (Amendment) Bill, as amended, be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) (خدمات کا ریکارڈ) ملازمت مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resources, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Employment (Record of Services) (Amendment) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Industries, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011, as

recommended by the Standing Committee on Industries, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Industries, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ) قرآن مجید مصدرہ 2011

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ آخری Bill ہے جو آج ہم قانون سازی کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی سعادت ہے کہ آج ہم قرآن پاک کی غلطیوں سے مبرا printing and recording system کو رائج کرنے کے لئے قانون سازی کر رہے ہیں۔ یہ سعادت آج اس معزز House کو نصیب ہو رہی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ حزب اختلاف آج خود ہی اپنی غلطیوں کی وجہ سے اس سعادت سے محروم ہو رہی ہے۔

Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee

on Religious Affairs and Auqaf, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Religious Affairs and Auqaf, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Religious Affairs and Auqaf, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Holy Quran (Printing and Recording) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

جناب ڈپٹی سپیکر: قواعدِ انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ 115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پرنٹ میڈیااور الیکٹرانک میڈیاکے ملازمین کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی ڈاکٹر زمردیاسمین رانانے اجازت مانگی ہے۔وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ملازمین کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ملازمین کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ملازمین کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

پنجاب یونین آف جنرنلسٹس کی جانب سے پنجاب میں تمام پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے اپنے ملازمین کو بروقت تنخواہیں دینے اور ملازمت سے فارغ نہ کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب یونین آف جرنلسٹس کی جانب سے آگاہ کیا گیا ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں روزنامہ "آج کل"، روزنامہ "پاکستان"، روزنامہ "اوصاف"، روزنامہ "دن"، روزنامہ "جناح"، روزنامہ "خبریں"، روزنامہ "مقابلہ"، روزنامہ "لیڈر"، "رائل ٹی وی چینل"، "چینل۔5" اور "دین چینل" میں ملازمین کو کئی ماہ سے تنخواہ نہیں دی گئی بلکہ اب اُنہیں ملازمت سے بھی فارغ کیا جا رہا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان درج بالا صورتحال پر حکومتِ پنجاب سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں تمام پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے مالکان کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے تمام ملازمین کو بروقت تنخواہ دیں اور اُنہیں ملازمت سے بھی فارغ نہ کریں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب یونین آف جرنلسٹس کی جانب سے آگاہ کیا گیا ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں روزنامہ "آج کل"، روزنامہ "پاکستان"، روزنامہ "اوصاف"، روزنامہ "دن"، روزنامہ "جناح"، روزنامہ "خبریں"، روزنامہ "مقابلہ"، روزنامہ "لیڈر"، "رائل ٹی وی چینل"، "چینل۔5" اور "دین چینل" میں ملازمین کو کئی ماہ سے تنخواہ نہیں دی گئی بلکہ اب اُنہیں ملازمت سے بھی فارغ کیا جا رہا ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان درج بالا صورتحال پر حکومتِ پنجاب سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں تمام پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے مالکان کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے تمام ملازمین کو بروقت تنخواہ دیں اور اُنہیں ملازمت سے بھی فارغ نہ کریں۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ اس میں بڑے leading روزنامے ہیں جن میں روزنامہ "پاکستان"، روزنامہ "اوصاف"، روزنامہ "دن"، روزنامہ "جناح" ہیں۔ اس روزنامہ "جناح" کے متعلق تو ہم کسی اور قسم کی باتیں سُنتے ہیں کہ وہاں پر لوگوں کو شاید بہت زیادہ pay کیا جاتا ہے۔ روزنامہ "خبریں"، روزنامہ "مقابلہ" اور روزنامہ "لیڈر" ہے یہ مقامی اخبار ہیں۔ اسی طرح "رائل ٹی وی چینل" اور "چینل 5" ہے۔ میں اس قرارداد کو oppose تو نہیں کرتا لیکن اگر آپ مناسب سمجھیں کیونکہ یہ معاملہ میڈیا سے متعلقہ ہے اور میڈیا سے متعلق کسی بھی معاملہ سے متعلق پریس گیلری سے اور میڈیا سے متعلقہ تنظیموں سے بھی ہماری ایک understanding ہے کہ میڈیا سے متعلق جو بھی معاملہ ایوان میں آئے گا تو ہم وہ معاملہ کم از کم اُن کے نوٹس میں لائیں گے اور اُن کے ساتھ بیٹھ کر اُن سے بات کریں گے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ایک دفعہ اُن کے ساتھ بیٹھ کر اُن سے بات ہو جائے اور اُس پر اُن کا موقف بھی آ جائے تو اُس کے بعد یہ ایوان اس معاملہ کو جس طرح سے مناسب سمجھے اِس کو دیکھ لے۔ یہ معاملہ متعلقہ کمیٹی کو refer کر دیا جائے اور اُس کمیٹی کی رپورٹ آنے کے بعد اس معاملہ کو دوبارہ ایوان میں put کر لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ اس معاملہ کو دیکھ لیں اور یہ قرارداد pending کی جاتی ہے۔ شیخ صاحب! اب آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے Tax Ministry Scheme کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے Tax Ministry Scheme کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے Tax Ministry Scheme کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

ملک میں وسیع سرمایہ کاری کے لئے وفاقی حکومت سے ٹیکس منسٹری سکیم بحال کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ٹیکس منسٹری سکیم کو بحال کیا جائے تاکہ ملک میں وسیع سرمایہ کاری ہو سکے جس سے ایک طرف حکومت کو خطیر رقم ٹیکس کی مد میں مل سکے اور دوسری طرف بے روزگاری کے خاتمہ میں سنگ میل ثابت ہو سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ٹیکس منسٹری سکیم کو بحال کیا جائے تاکہ ملک میں وسیع سرمایہ کاری ہو سکے جس سے ایک طرف حکومت کو خطیر رقم ٹیکس کی مد میں مل سکے اور دوسری طرف بے روزگاری کے خاتمہ میں سنگ میل ثابت ہو سکے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اب سوال یہ ہے:

"یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر ٹیکس منسٹری سکیم کو بحال کیا جائے تاکہ ملک میں وسیع سرمایہ کاری ہو سکے جس سے ایک طرف حکومت کو خطیر رقم ٹیکس کی مد میں مل سکے اور دوسری طرف بے روزگاری کے خاتمہ میں سنگ میل ثابت ہو سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ غزالہ سعد رفیق مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ محترمہ غزالہ سعد رفیق صاحبہ!

نشان زدہ سوال نمبر 2481،3435 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ غزالہ سعد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"نشان زدہ سوال نمبر ز2481،3435 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

نشان زدہ سوال نمبر ز2481،3435 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

نشان زدہ سوال نمبر ز2481،3435 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سال اور اسمبلی اجلاس کے 100 ایام مکمل ہونے پر اسمبلی ملازمین کی خدمات کے عوض ایک ماہ کے اعزازیہ کا مطالبہ

محترمہ غزالہ سعد رفیق: جناب سپیکر! میں ایک اور بات point of order پر کرنا چاہتی ہوں کہ گزشتہ پارلیمانی سال کے اختتام پر اس معزز ایوان نے پنجاب اسمبلی کے ملازمین کو ان کی اَن تھک محنت کے باعث ایک ماہ کی تنخواہ بطور اعزازیہ عطا کی تھی۔ 18 ویں ترمیم کے بعد اس معزز ایوان نے الحمدللہ اس پارلیمانی سال میں کم از کم 70 دنوں کی بجائے 100 دن کام کیا ہے اور موجودہ اجلاس بھی گزشتہ 20 دن سے چل رہا ہے اس طرح پنجاب اسمبلی کے ملازمین کا حق اور بھی زیادہ بن گیا ہے لہذا میں پُرزور سفارش کرتی ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے ملازمین کو ایک ماہ کی تنخواہ بطور اعزازیہ دینے کے لئے یہ معاملہ پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے بالکل اچھا point اُٹھایا ہے۔ میں یہ معاملہ فنانس کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا اور پاکستان کی جیت کے نعرے کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 31-مارچ 2011 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔